

دہلی کا ماہوار طبی سالہ

ارشاد

مرتبہ

زبدۃ الحکماء حکیم محمد سید الدین

مؤلف پروفیسر کالج دہلی

قیمت سالانہ مع محصول (۱۲)

قیمت فی پرچہ ۱۲

پتہ ناظم دفتر اشاعت قرواں باغ دہلی

محکم الدلیلیں دہلی میں شکر و فخر اس سے شائع ۱۳۵۲

طبیبہ کالج دہلی جدید کورس دہلی کتابیں

(مؤلفہ زبدۃ الحکماء حکیم محمد کبیر الدین مؤلف پیر و فیضیہ کالج دہلی)

(۱) **افان کبیر** یہ کتاب طب یونانی کے قلم اصول قواعد کو نہایت سلیس اور عام فہم زبان میں بتاتی ہے اور

نبض و قارورہ کو واضح اور صاف طور پر سمجھاتی ہے اور طبیب کالج دہلی کے سال اول کے کورس میں اعلیٰ حقیقت میں طب یونانی کی نہایت مشہور قدیم عربی کتاب مؤخر القافون کا ترجمہ اور اس کی شرح ہے۔ اس میں گر تشریح نقشہ جات کے علاوہ ضد کی رگوں کا نہایت صاف نقشہ و قیمت بہ، مجلد عام علاوہ محصول ڈاک +

(۲) **چمک د** یعنی طب یونانی کی عظیم الشان عربی کتاب شرح اسباب سلیس و مقبول عام ترجمہ جو طبیب کالج دہلی کے نصاب تعلیم میں داخل ہے۔ اس کتاب میں ہر سے پاؤں تک تمام

امراض کے اسباب و علاج نہایت سلیس عبارت میں درج ہیں۔ اور ہر ایک بحث و پچھلجی نکتوں اور فی بائیکوں سے معمور ہے جن سے اردو اور فارسی اہل بیتک قطعاً محروم تھے۔ کل کتاب چار جلدوں میں منقسم ہے اور ہر ایک جلد کی قیمت دو روپے ہے۔ جلد فی ۴۰۰ (۳) قسشیہ کبیر زیر طبیب ہے۔

(۴) **منافع کبیر** عظیم الشان کتاب در اصل کلیات طب کی جدید طرز کی کتاب ہے جسے دہلی کے مشہور طبیبہ کالج نے خاص طور پر اپنے کورس کی تکمیل کے لیے تیار کر لیا ہے اور اپنے

نصاب تعلیم میں داخل کیا ہے۔ اس میں تمام اعضا کے افعال و وظائف نہایت سلیس اور پسند عبارت میں لکھے گئے ہیں اور دو نو طبعوں یعنی یونانی و خاکثری اختلافی مسائل میں نصفانہ محاکمہ اور فیصلہ کیا گیا ہے علاوہ اس نبض و قارورہ کے قدیم و جدید طرز شناخت اور طریقہ امتحانات لکھے گئے ہیں جس سے یونانی الہاء قیمتی فوائد حاصل کر سکتے ہیں قیمت سے، جلد ہے +

(۵) **علم الادویہ و نفسی** یعنی ترجمہ من نامی علم الادویہ و نفسی علم الادویہ کی بنیاد پر کتاب ہے جو طبیبہ کالج دہلی کا نصاب تعلیم ہے۔ قیمت فی جلد عام مجلد عام علاوہ محصول +

دیگر کتب

(۶) **لغات اصطلاحات طبیبہ** پیشانی یعنی لغت ہے۔ اس میں تمام عربی الفاظ اصطلاحات کو

نہایت سلیس اور سہل عبارت میں وضع کیا گیا ہے۔ علم طب کے طلباء اور شوق مطالعہ رکھنے والے الہاء اس قسم کی لغت کے سخت ضرورت مند تھے قیمت سے، جلد ہے + علاوہ محصول

(۷) **لغات الادویہ** اس عظیم لغت میں یہ تمام کیا گیا ہے کہ عربی، فارسی، ہندی، سنسکرت

جلد ۱۱ ماہ جمادی الثانیہ ۱۳۸۱ھ مطابق جنوری ۱۹۶۲ء

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	مضمون نگار	صفحات
۱	عمل اختقان اور ایسح	مدیر	۳۲۲ - ۳۲۴
۲	ہماری طب اور حکومت	ابوالکلام جالی	۳۲۵
۳	تشیخ اور جراحی ہے کس طرح کھوٹی؟	محمد عبداللہ یزیدی	۳۲۶ - ۳۲۸
۴	فلسفہ سماعت	مدیر	۳۲۹ - ۳۳۳
۵	علم الجبرائیم	"	۳۳۴ - ۳۳۸
۶	ذات الریہ	حکیم محمد صدیق میرٹھی	۳۳۹ - ۳۴۲
۷	صبر (ایلوا)	حکیم محمد عبدالواحد ناظم	۳۴۳ - ۳۴۹
۸	ادویہ معمولہ	حکیم یحیٰ الزماں صاحب	۳۵۰ - ۳۵۵
۹	حدود الامراض	مدیر	۳۵۶ - ۳۵۹
۱۰	الف العنزہ	حکیم محمد عبدالواحد ناظم	۳۶۰ - ۳۶۵
۱۱	عمل اختقان	ڈاکٹر محمد عثمان خاں صاحب	۳۶۶ - ۳۶۱
۱۲	بخار کا ایک مفید نسخہ	حکیم محمد اسماعیل صاحب یقی	۳۶۲ - ۳۶۵
۱۳	علی شکوک	حکیم سید علی صاحب کوثر چاند پوری	۳۶۶ - ۳۶۷
۱۴	جمعیت طلبائے قدیم	مدیر	۳۶۸ - ۳۶۹
۱۵	اجوبہ		۳۸۰
۱۶	اسلہ		۳۸۱ - ۳۸۳

جلسہ تفتیم اسناد و انعامات

کی تیاریاں طبیہ کالج دہلی میں تہری ہیں۔ امید ہے کہ فردوسی کے نصف اول تک اسکی تاریخیں مقرر ہونگی۔ یہ جلسہ نہایت اہم ہوگا۔ تمام مستندین اطباء کو شریک ہونا چاہیئے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

الرحمن الرحيم

عمل احقان و المیج

المیج نے عمر کے اولین دور میں بہت سے پیدا ہونے والے شکوک اور غلط فہمیوں کا ازالہ کر دیا تھا۔ مثلاً طب جدید کے بعض نئے اکتشافات کی اشاعت کے متعلق ایس ۱۹ اکتوبر سنہ میں بالفاظ صریح نہایت جرأت سے یہ بتایا گیا ہے کہ ان جدید معلومات کی اشاعت سے ایس کا مقصد محض یہ ہے کہ وہ ان معلومات کو اطباء کے سامنے اس طرز بیان سے پیش کرے کہ دامنِ اُردو بھی الال مال ہو جائے۔ اور ہمارے اطباء کے معلومات میں بھی اضافہ ہو۔ اور اس کے تمام اجزاء کی خوبی و بُرائی کا ہمیں اندازہ ہو سکے۔ اور ہم صحیح طور پر فیصلہ کر سکیں کہ طب قدیم و جدید میں خوبیوں کے لحاظ سے کس قدر اختلاف ہے۔

مگر اس صراحت کے باوجود بھی بعض احباب یہ سمجھ رہے ہیں کہ ایس عمل احقان کو طب یونانی کا ایک جز و علاج بنانے کی سعی میں ہے۔ اور اس کو طب یونانی کا ایک سبق بنانا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے دلائل سے یہ ثابت کرنے کی سعی کی ہے کہ عمل احقان ایک منفرد طریقہ علاج ہے۔ اور اسے اگر طب یونانی کا جز و علاج بنالیا گیا تو ویسی

طب برباد ہو جائے گی +

اس غلط فہمی کے دور کرنے کے لئے ہمیں اس وقت یہ ظاہر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ عملِ احتقان کی اشاعت و ترجمانی سے مسیح کا یہ مقصد ہرگز نہیں ہے کہ ہم اسے طبِ یونانی کا ایک جز بنالیں۔ اور بلا تفریق و تخصیص اندھا دُھند اس کے تمام اعمال ہم کرنے لگیں۔ بلکہ مسیح کا اس سے اول ترین مقصد تو یہ ہے کہ ہم اس جدید طریقہ علاج سے دیسی اطباء کو اردو زبان کے ذریعہ روشناس کرائیں۔ اس کے بعد ہم غور کر سکیں کہ کیا ان میں سے کوئی عمل مفید اور کارآمد ہے جس سے ہم ضرورت کے وقت فائدہ اٹھا سکیں +

میرا خیال ہے۔ اور نہ صرف خیال بلکہ یقین ہے کہ اگر ہم عملِ احتقان کو بُرائی ثابت کریں۔ تو بھی ناممکن ہے کہ اول سے آخر تک ایک مرتبہ اسے سنے اور سمجھے بغیر اذعانِ دعویٰ کے ساتھ اسے محقر اور مضرت ثابت کر سکیں +

میں نہیں سمجھ سکتا کہ عملِ احتقان کو نہیں۔ بلکہ کسی جدید علم کو اپنی زبان میں پیش کرنے سے یہ کیسے لازم آسکتا ہے کہ وہ یونانی علاج کا جز و قرار دیا جائے + میں اس کا بھی کسی طرح قائل نہیں کہ عملِ احتقان کسی حیثیت سے بہتر نہیں بلکہ اس کے کسی عمل کی ضرورت نہیں پیش آتی۔ اور اگر ہم ان اعمال میں سے کسی ایک کو ضرورت کے وقت استعمال کریں۔ تو اس سے سوائے خطرات کے کوئی فائدہ مترتب نہیں ہو سکتا +

اگر ہم اس کے قائل ہیں۔ تو اس کی وجہ اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ ہمیں اس کے تمام فوائد معلوم نہیں۔ اور ہم اس کی پوری حقیقت و ماہیت اور جزئیات سے نا بلدیہ ایسی حالت میں ہیں دوبارہ غور کرنا چاہیے کہ اس کے کون کون سے اعمال کس کس وقت استعمال کئے جاتے ہیں۔ اور ان سے بعض اوقات کس طرح جانیں منافع ہونے سے بچ

جاتی ہیں۔ اور بعض اوقات اگر ان سرچ تاثیر اعمال سے کام نہ لیا جائے۔ تو مریض کا نتیجہ
ہلاکت کے سوا دوسرا نہیں +

بہر حال ہم پھر اپنے ابتدائی مقصد سے دور چلے گئے۔ ہم فرض کرتے ہیں کہ عمل حقیقی
سراسر مضر ہی ہے۔ تو کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ ہم اس سے اپنے برادرانِ دین کو ششائیں
بھی نہ کریں۔ اور کیا اس ترجمانی سے رجوع محض دوسروں کے اقوال کو اپنی زبان میں پیش
کر دینا ہے (یہ لازم آتا ہے کہ ہم نے شرح اسباب جیسی کتاب میں شامل کر کے اسے
یونانی کا ایک سبق بنا دیا +

یاد رکھیے کہ ایس اگر جدید اکتشافات کی اشاعت کرتا ہے تو اس سے مقصد
محض یہ ہے کہ وہ دوسری طبوں کے معلومات کو سادہ اور زبان میں اطباء کے
سامنے پیش کرے۔ تاکہ وہ اپنی اور دوسری طبوں کے اصلی معیار کو پائیں۔ اور اس اندازہ
کے بعد ان میں ترقی و تہجیح کی تحریکیں متحرک ہو سکیں +

بس یہی وجہ ہے کہ ایس جدید علم کیا۔ جدید علم الجراثیم۔ جدید علم الامراض جیسے
مسائل کو زیر بحث لاتا ہے۔ اور پوری تفصیل و تشریح سے ان جدید نظریات کی ترجمانی
کرتا ہے۔ تاکہ فیصلہ کے وقت اس وجہ سے غلطی نہ ہو جس سے کہ وقت محاکمہ صرف اسکا
تاریک پہلو پیش نظر ہو۔ اگر ایسا ہوگا۔ تو یہ ایک ظلم ہوگا جس کے جواز کا فتویٰ عصیت
کے علاوہ کسی اور دارالافتاء سے نہیں مل سکتا +

میر



شدراست

ہماری طب اور حکومت

سوال

جواب

دیسی طبیں انخطاط پذیر کیوں ہوئیں؟

طب جدید (ڈاکٹری) کو فروغ کیوں ہوا؟

ہمارے حکماء کی قدر و قیمت کیوں گھٹی؟

ہمارے اطباء کی حالت کیوں بگڑی؟

لفظ "جراح" ذلیل اور "سرجن" دقیق کیوں ہو گیا؟

ہمارے عطاروں کو سڑی فرائیں دینے کی جرأت کیوں نہ ہوئی؟

دیسی خیراتی شفا خانے کیوں نہ رہے؟

طبی باقاعدہ درسگاہیں کیوں نہیں ہیں؟

ہمیں بدنام کس نے کیا؟

ہماری حالت کس نے بگاڑی؟

ہماری طب کو کس نے برباد کیا؟

لوگ کہتے ہیں کہ زوالِ طب کے ذمہ دار اطباء ہیں۔ زوالِ طب کے ذمہ دار

بڑے عطار ہیں۔ زوالِ طب کے ذمہ دار بیقاعدہ حاملِ حکیم ہیں۔ زوالِ طب کے

ذمہ دار ہماری طبی درسگاہیں ہیں مگر ہم ان سے دریافت کرتے ہیں کہ اطباء کی حالت کیوں

بگڑی؟ عطار خانے بڑے کیوں ہوئے؟ بیقاعدہ اور جاہل طبیب کیوں پھرنے لگے؟

درسگاہیں کیوں کوتاہ اندیش اور نادانی ہو گئیں؟ ان سب چیزوں کا ذمہ دار کون ہے؟

کیا کوئی انکار کر سکتا ہے کہ اس کی ذمہ دار حکومت نہیں ہے؟ کیا یہ ممکن ہے کہ حکومت

توجہ کرے اور علمِ طب یوں برباد ہو؟ کیا کوئی صائب الراہی ہیں سمجھا جاسکتا ہے کہ حکومت

کی سرپرستی ہے۔ اور علوم و فنون ڈوب جائیں۔ اگر ایسا ہو سکتا ہے تو میں کہوں گا کہ آفتاب

پر تو فگن ہو اور وہ صوب کا نہ ہونا ممکن ہے۔ اور ہر محال کا امکان درست ہے۔ (دابلہ الحامد جلی)

مقالہ

تشریح و جراحی ہم سے کس طرح کھوئی؟

اگر ہم یہ سوال کریں کہ ویسی اہل علم نے علم تشریح و علم جراحی کو کیوں خیر باد کہا۔ انہوں نے علم کلیات کو کیوں نہ چھوڑا۔ علم ادویہ۔ علم تشخیص کو کیوں ترک نہ کیا؟ تو قبل اس کے کہ ہم اسکا جواب دیں ہم یہ بھی سوال کر سکتے ہیں کہ کیا انہوں نے اپنے خیالات کبھی اس قسم کے بھی ظاہر کیے کہ علم تشریح و جراحی ایک غیر ضروری جزو ہے۔ کیا متقدمین سے متاخرین تک کی ادنیٰ سے اعلیٰ کتب و رسائل میں تشریح کا مختصر یا مفصل باب موجود نہیں ہے؟ پھر اگر علم تشریح و جراحی ان سے چھوٹا تو کیوں؟ اگر اس کی وجہ ہماری غفلت قرار دی جائے۔ تو خواہ یہ کسی حد تک معقول ہو۔ مگر اس کی حقیقی وجہ یہ ہے کہ علم تشریح و علم جراحی کی نوعیت ہی دوسرے شعبوں سے الگ ہے۔ کلیات و علم الادویہ کی تعلیم ہماری نامکمل درسگاہوں میں کسی حد تک ہو سکتی تھی۔ مگر علم تشریح و جراحی کی تعلیم کے لیے اس قدر زرخیز اور مصارف کی ضرورت ہے کہ ہماری درسگاہیں مالی حیثیت سے اسے کسی طرح برداشت نہیں کر سکتیں۔ اس لئے علم تشریح و علم جراحی کے خیر باد کہنے کی ذمہ دار و راصل ہماری حکومت ہے۔ جس نے مشرقی علوم و فنون کی حفاظت کا ذمہ لیا تھا۔ اور جس کی معاونت کے بغیر کوئی درسگاہ تشریح و جراحی کی مکمل تعلیم ہرگز نہیں دے سکتی۔ گو اس وقت طبیہ کالج دہلی کی انوکھی مثال اس سے جداگانہ ہے۔ اگرچہ اس میں بھی حکومت کا دست معاونت اس لحاظ سے شریک ہے کہ وہ لاشیں ہمیں بلا کسی قیمت کے دیتی ہے۔ مگر پھر بھی حکومت کی ذمہ داری کسی طرح کم نہیں ہوتی حکومت کا فرض ہے کہ وہ مشرقی علوم و فنون کی حفاظت کرے۔ اور اپنے جوامع

ریونیورسٹیوں) میں مشرقی علوم کی اشاعت و ترویج اور زندہ رکھنے کے ذرائع
 ہتیا کرے۔ لیکن انوس ہے کہ بد قسمتی سے علم طب کو یہ خوش نصیبی حاصل نہیں ہوئی۔
 فارسی و عربی ادب، منطق، فلسفہ، فقہ، ہیئت غرض اکثر قدیم علوم کے امتحانات تو
 کسی صورت میں جوامع کے اندر ہوا بھی کرتے ہیں۔ مگر بد بخت علم طب کو یہ درجہ بھی نہ
 ملا۔ اب ہمارے بیشتر اطباء جو کسی معمولی درس گاہ سے سند طبابت لیا سند کسب معاش
 بیکر مٹکتے ہیں۔ وہ علم تشریح و جراحی جیسے قیمتی علوم کس طرح اور کہاں سے سیکھیں۔
 رہا ہمارے اطباء کا دوسرا گروہ جس نے کسی درس گاہ کا منہ بھی نہ دیکھا۔ بلکہ کسی اُستاد
 مشفق کے پاس رہ کر اور ان کی خدمت کر کے علم طب کے اُس حصہ کو حاصل کر لیا جبکہ
 حاصل کرنا بے سروسامانی کے باوجود بھی ممکن ہے۔ وہ علم تشریحی و جراحی کو لاشوں کے
 بغیر انسانی اعضاء کے متاثرات و رمبٹ ساڈل کے بغیر اور تشریحی قیمتی نقشہ جات کے
 بغیر کس طرح سیکھ سکتا ہے۔ اور وہ بچا اُستاد مشفق اندرونی اعضاء کے شکل و
 صور کو کس طرح شاگرد کے ذہن میں اتار سکتا ہے۔ اُس کے بس میں بس اسی قدر ہے
 کہ وہ علم کے اُن حصوں کو زبانی سمجھا بچھا کر پڑھا دے۔ جو تصور و تخیل سے متعلق ہیں۔
 اور جن کے لئے ہزاروں روپے کے سامان کی ضرورت نہیں۔

لیکن آہ! حکومت کے اس زہر آلود عمل سکون کا واقعی وہی نتیجہ ہوا۔ جو اُس کا
 مال ارا دہ تھا۔ ہم ذلیل ہو گئے۔ ہماری طب و دہشتی اور عطائی بنگئی۔ ہماری قدر و قیمت
 گھٹنے لگی۔ ملک میں ہمارا وقار جاتا رہا۔ غیر ملکی ادویہ کے جہازات ہزاروں کی تعداد میں
 لنگرن ہونے لگے۔ ہمارے ملک کی دولت ان قیمتی ادویہ کی خرید میں۔ اور غیر ملکی افراد
 کی بڑی بڑی تنخواہوں میں لٹنے لگی۔ ان کے ہاتھوں سے خواہ کیسی ہی عزیز جانیں قربان
 ہو جائیں۔ مگر کوئی باز پرس نہیں۔ کیونکہ ان کو لندن کے معتبر قافی نے پروانہ موت
 دیا ہے۔ اور ہم سے اگر ذرا بھی عقلیت ہو جائے۔ یا خلاف واقع عقلیت کا الزام

ہمارے سر تھوپ دیا جائے۔ تو پھانسی کا پھندا ہماری گردنوں سے قریب اگر لہرانے لگتا ہے
اگر ایک سول سرجن کے معمولی جنبش دست سے رگ جاں شہید ہو جائے تو کوئی حرج
نہیں۔ کیونکہ یورپی مفتی نے فتویٰ موت اس کے سپرد کر دیا ہے۔ مگر کیا مجال کہ ایک کالا
آدمی اپنی فنی مہارت کا ثبوت بھی پیش کر سکے۔ اور کسی بڑے عمل جراحی میں صاحب بہادر
کی اجازت کے بغیر ہاتھ بھی ڈال سکے۔

یہ تو حال بریسی حکومت اور ان دیسی افراد کا ہے۔ جو یورپی طب کے حامل ہوتے ہیں
اس بازار میں ہم دیسی طبیعوں اور ویدوں کا کیا شمار ہے۔

اس لئے میں اپنے غریب برادران فن سے التجا کر دنگا کہ اگر حکومت نے آپ کی مدد نہیں
کی ہے۔ تو اپنی مدد آپ خود کریں۔ اگر آپ کو تشریح سیکھنے کیلئے انسانی لاشیں نہ مل سکیں اگر آپ قیمتی مثال
اعضا خرید نہ سکیں۔ تو جہان تک ممکن ہو اپنے اس کلنگ کے ٹیکہ کو معمولی کاغذی تصاویر ہی سے
دور کرنے کی کوشش کریں۔ اور اپنے فن کی بدنامی کے خیال سے کم از کم گھر بیٹھے ہی مضامین تشریح
کا مطالعہ کرنا شروع کریں۔ اور غور و خوض کے ساتھ اشکال ہی دیکھا کریں۔ اگر آپ نے اساتذہ سے
باقاعدہ تشریح کی تعلیم نہیں پائی ہے۔ تو کم از کم اب توجہ کریں۔ اگر آپ کی عمر کا ایک حصہ ختم ہو چکا ہے
تو بھی آپ اس سے دریغ نہ کریں تحصیل علم کیلئے کسی عمر کی پابندی نہیں ہے۔ نسل ہے۔ پیر شو بیامو
ورنہ آپ یاد رکھیں کہ بیرونی تجارت نے اسی میں اپنا فائدہ دیکھا ہے کہ دیسی طب کو بدنام کرے دیسی
اطباء کو بدنام کرے۔ دیسی ادویہ کو بدنام کرے۔ آپ کے بدنام کرنے میں ہر جائز و ناجائز تدابیر فراہم
کیے جاتے ہیں۔ آپ کو علم تشریح کی جہالت کے باعث ”عطائی طبیب“ کا خطاب ملا ہے۔ آپ کی تشخیص
خواہ صحیح ہی ہو۔ مگر اسکی وقعت اسوجہ سے کچھ نہیں کہ آپ تشریح نہیں جانتے۔ بس آپ اس عیب
کو دور کریں۔ اور اس سیاہی کو مٹائیں۔ ورنہ آپ کی بے عزتی اس حد تک جا لگے گی کہ اس کے
بعد دوسری نسل میں دیسی طبوں کا نام بھی نہ ملیگا۔ اور اس زوال فن کی ذمگی کسی قدر آپ کے
بھی بستہ ہے گی۔

محمد عبد اللہ۔ بایزیدی

تشریح و منافع

فلسفہ سماعت

قبل اس کے کہ ہم قوتِ سامعہ کی مفصل کیفیت معرضِ بیان میں لائیں۔ کان کی اجمالی تشریح بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ تاکہ ہر ایک جزو کا قدرتی فعل آسانی سے سمجھ میں آ سکے۔

کان کی اجمالی تشریح

کان کے تین حصے ہیں۔ جن میں ایک حصہ تو ظاہر میں کھوپڑی کے دونوں پہلو پر نظر آتا ہے۔ اور جو کڑی کا بنا ہوا ہے۔ اس میں مختلف قسم کے نشیب و فراز ہیں۔ درمیان میں ایک سوراخ اندر جاتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اسی نالی کے ذریعہ آواز کی لہریں دوسرے حصے تک پہنچتی ہیں۔ یہ نالی ایک پردہ پر ختم ہوتی ہے۔ جس کو کان کا پردہ لاکھا جاتا ہے۔ یہی پردہ کان کے پہلے حصہ کو دوسرے حصے سے جدا کرتا ہے اس پردہ سے اندر کی طرف ایک خلاء ہے۔ جس کو دوسرا حصہ یا درمیانی حصہ کہا جاتا ہے اسی کو عربی میں جو بہ کہتے ہیں۔ اس فضاء سے اندر کی طرف کان کا اندرونی حصہ ہے جس کی تفصیل ہم آگے کریں گے۔ کان کے درمیانی حصے (جو بہ) میں نہایت چھوٹی چھوٹی تین ہڈیاں ہیں۔ جس کا ذکر یونانی کتب میں نہیں ملتا ہے۔ لیکن اس کے وجود میں ہمارے اطباء کو ذرا بھی شک نہ کرنا چاہیے۔ اگر انھیں اس کے وجود میں شک ہو تو انسانی کھوپڑی ہر جگہ آسانی سے دستیاب ہوتی ہیں۔ چند کھوپڑیاں منگوا کر کان کے سوراخ میں انکی تلاش کریں۔ کیا عجب ہے کہ یہ تینوں ہڈیاں مل جائیں۔ میں نے تو اپنے چند دوستوں کو اسی طرح دیکھنے کی ہدایت کی۔ اور جب انہوں نے پایا۔ تو فرحان و شادان تینوں قہرئی نازک ہڈیاں عطر کی چھوٹی مسٹیشی میں بند کر کے میرے پاس لے آئے۔

ان میں پہلی ہڈی چھوٹی ٹیسی ہتھوڑی کے مانند ہے۔ اسی وجہ سے اسکو عربی میں مطرقی کہا جاتا ہے (مطرقة۔ ہتھوڑا) دوسری ہڈی لہار کے اُس لوہے کے مانند ہے۔ جس پر دوسرے لوہوں کو پٹیا جاتا ہے (جسکو اہرن یا ناہن کہا جاتا ہے) اسی وجہ سے اسکو عربی میں سندانی کہتے ہیں (سنداں۔ اہرن) تیسری ہڈی نہایت خوبصورت رکاب کے مانند۔ یہ سب سے چھوٹی اور نازک ہے۔ اسکو عربی میں رکابی کہا جاتا ہے۔ یہ تینوں ہڈیاں آپس میں اس طرح ملی ہوئی ہیں کہ مطرقی کا سرا سندانی سے۔ اور سندانی کا ایک حصہ رکابی سے متصل ہے۔ اسی طرح کان کے پردہ سے مطرقی کا ایک حصہ لگا ہوا ہے۔ اور کان کے اندرونی حصے کی کھڑکی سے رکابی لگی ہوئی ہے۔ الغرض اگر کان کا پردہ آواز کی لہروں سے جنبش میں آتا ہے۔ تو اس سے مطرقی ہڈی متحرک ہوتی ہے۔ اور مطرقی کی حرکت سے دوسری ہڈی یعنی سندانی۔ اور سندانی کی حرکت سے تیسری ہڈی یعنی رکابی متحرک ہوتی ہے۔ اور رکابی کی تحریک کا اثر کان کے اندرونی حصے پر پڑتا ہے۔ جہاں سننے والے اعصاب کے ریٹے ایک خاص ترتیب سے پھیلے ہوئے ہیں +

کان کے درمیانی حصے (جوبہ) اور اندرونی حصے کے درمیان دو کھڑکیاں لگی ہوئی ہیں۔ ایک کھڑکی گول سی ہے (کوۃ مستدیرہ) جس پر جھلی منڈھی رہتی ہے۔ اور دوسری کھڑکی بیضوی شکل کی ہے (کوۃ بیضیہ) اس پر ایک جھلی منڈھی رہتی ہے۔ اور جھلی پر عظم کانی کا چوٹا حصہ لگا رہتا ہے +

جوبہ یعنی کان کے درمیانی جوف سے حلق کو بھی بذریعہ ایک نالی کے تعلق ہوتا ہے یعنی کان اور حلق کے درمیان ایک نالی ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے بعض اوقات جہانی اور چھینک کے وقت کان میں زبردست پھر پھراہٹ ہوتی ہے۔ اس نالی کو نغیانغ کہا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ایک اور نالی بھی ہوتی ہے۔ مگر اس کے اندر ایک عضلہ ہوتا ہے

نخانغ کے ذریعہ سنہ اور حلق کی ہوا وجوبہ میں داخل ہو سکتی ہے۔

کان کا اندرونی حصہ | بھول بھلیاں کی طرح سخت پیچیدہ ہے۔ یعنی عجیب مہتم کی پیچیدہ نالیاں اور فضائیں ہیں۔ جو کان کی ہڈی (عظم حجری) میں واقع ہیں۔ عظم حجری پتھر جیسی سخت ہڈی کے اندر گویا قدرت نے سرنگیں بنادی ہیں۔ ان پیچیدہ نالیوں میں ایک نالی گھونگھ کی طرح ڈھانی چکر کھا گئی ہے۔ اسکو قوقعہ کہتے ہیں۔ اپنی پیچیدہ نالیوں میں سے چھوٹی بڑی تین نالیاں ہلالی شکل کی۔ یعنی نیم دائرہ ہیں۔ اسی وجہ سے انکو مجاری ہالیہ کہا جاتا ہے۔ یہ تینوں ہلالی نالیاں ایک درمیانی فضا میں کھلتی ہیں جسکا نام دہلیز ہے۔ دہلیز اور وجوبہ کے درمیان وہی بیضوی کھڑکی کے ذریعہ تعلق ہے۔ اور قوقعہ اور وجوبہ کے درمیان گول کھڑکی لگی ہوئی ہے۔ غرض کان کا اندرونی حصہ اپنی دونوں کھڑکیوں کے ذریعہ درمیانی حصہ (وجوبہ) سے تعلق رکھتا ہے +

کان کے اندرونی حصے میں یعنی دہلیز۔ قوقعہ اور مجاری ہالیہ کے اندر جھلی کا استر ہے۔ اس جھلی کے اندرونی سطح میں بھی ایک مہتم کی رطوبت پائی جاتی ہے۔ اور بیرونی سطح میں بھی + اس جھلی کی اندرونی سطح پر کچھ نازک نازک ادبھار ہوتے ہیں۔ یہ روئیں ادبھار تھل کے ریشوں کے مانند اندرونی رطوبت میں اُبھرے رہتے ہیں۔ تاکہ اندرونی رطوبت کی خفیف سی جنبش بھی اسکو متحرک کر سکے۔ اپنی بلند یوں یا روئیں مارا ادبھاروں میں عصب سامع کے آخری ریشے پھیلتے ہیں +

یہ جو مشہور ہے کہ قوت سامعہ کان سکوردہ میں ہوتی ہے۔ اور یہی سنتا ہے بالکل غلط ہے۔ بلکہ کان کا پردہ صرف آواز کی لہروں کو اندر تک پہنچانے کا ذریعہ ہے +

کان کے تمام اجزاء کی مختصری تشریح جب آپ کو معلوم ہو گئی۔ تو اب فلسفہ سمع غور سے سنیے +

فعل سماعت

یہ ہر شخص جانتا ہے کہ آوازیں ہوا کے ذریعہ ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچتی ہیں اور یہ ہوا پانی کے مانند ایک لطیف سمندر ہے جس طرح تحریک سے پانی میں موجیں اور لہریں پیدا ہوتی ہیں۔ جنکو ہم آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں۔ اسی طرح آواز سے ہوائی سمندر میں بھی لہریں اٹھتی ہیں۔ جنکو ہم آنکھوں سے اگرچہ دیکھ نہیں سکتے۔ مگر چشم بصیرت سے ضرور اس کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ انہی ہوائی لہروں اور موجوں کو باہر کا کان (جو کسی کا بنا ہوا ہے) جمع کر کے کان کی سوراخ کی راہ کان کے پردہ تک پہنچا دیتا ہے۔ جس سے کان کے پردہ میں ایک متم کی لکپی (ارتعاش) و جنبش پیدا ہوتی ہے۔ اس پردہ سے چونکہ کان کی پہلی ہڈی (مطرقی) لگی ہوتی ہے۔ اسلئے یہ جنبش میں آتی ہے۔ اسی طرح اس ہڈی کی جنبش سے دوسری ہڈی (سندانی) اور سندانی سے تیسری ہڈی رکابی متحرک ہوتی ہے۔ پھر رکابی اس جھلی میں تحریک پیدا کرتی ہے جو بیضی کھڑکی پر منڈھی ہوئی رہتی ہے۔ پھر اس کھڑکی کی جھلی سے اندر تحریک پیدا ہوتی ہے۔ جہاں اول تو بیرونی رطوبت حرکت میں آتی ہے۔ بیرونی رطوبت کی تحریک سے اندرونی کان کی جھلیاں متحرک ہوتی ہیں۔ جس سے اندرونی رطوبت میں لہریں پیدا ہوتی ہیں۔ اندرونی رطوبت کی لطیف حرکت سے وہ مخلی روئیں جنبش میں آتے ہیں۔ جن میں اعصاب سامعہ کے آخری ریشے پھیلے ہوئے ہیں۔

بہر حال ان مخلی امجاروں کی جنبش سے اعصاب سامعہ کے آخری ریشے متاثر ہوتے ہیں۔ جس کی اطلاع دماغ کو ہوتی ہے۔ جس سے ہم آواز کو محسوس کر لیتے ہیں اور یہ سارے کام آنا فنا ہوتے ہیں۔ سورنہ ظاہر ہے کہ جتنی دیر ہمیں اس کے بیان کرنے میں لگی ہے۔ اگر اسی قدر دیر آوازوں کے سننے میں لگے۔ تو سارا وقت اسی میں ضائع

فن جراثیم

(۴)

علم الجراثیم

بدن کے اندر جراثیم سے کیا کیا چیزیں پیدا ہوتی ہیں
 دوران افزائش میں تغیر و استحالہ کے بعد جراثیم بعض نہایت اہم رطوبات و افزائش
 خارج کرتے ہیں۔ جن میں چند ضروری درج ذیل ہیں۔

(۱) حوامض (تیزابات) مثلاً لبنی حامض (تیزاب شیر) خلی حامض (تیزاب سرکہ)
 زبدی حامض (تیزاب مسک)۔

(۲) قلیات رکھاری چیزیں

(۳) ریاح و بخارات (مثلاً مائیں کبریت آمیختہ۔ ہواد بطلاخ۔

(۴) ملونات یعنی رنگین مواد یا رنگنے والے مواد مثلاً (۱) عصی قحیہ زرقانیلی

پیپ کے جراثیم) ایک قسم کے سبز رنگ کی ریش کرتا ہے (۲) بعض اوقات نیلی سی
 پیپ زخموں میں دیکھی جاتی ہے۔ وہ بھی جراثیم کے اثر سے بنتی ہے۔

۱۔ افزائش استحالیہ۔ مثلاً برکس پروڈکٹس

۲۔ حوامض۔ ایسڈز۔

۳۔ لبنی حامض۔ ایک ملک ایسڈ۔

۴۔ خلی حامض۔ ایسی ملک ایسڈ۔

۵۔ زبدی حامض۔ بیوٹرک ایسڈ۔

۶۔ قلیات الکلیز۔

۷۔ ریاح {
 بخارات { گیسز

۸۔ مائیں کبریت آمیختہ۔ سلفیورڈائیڈ آکسجن

۹۔ ہواد بطلاخ۔ مارش گیس۔

۱۰۔ عصی قحیہ زرقاد {
 میس پاپوسیانس {

(۵) مواد عطریہ (معطرات) یعنی بودار مواد۔ مثلاً نیل، بورانڈول،

قطران مصعد، فینال، جینین، ٹائروکسین،

(۶) الکھول اور الکھول سے مشابہ مرکبات +

(۷) مواد اختصار (خیرات) مثلاً فضلیں، روڈیاسٹین، (۸) عکسین، انورٹیز

(۹) کلورین (رے نین) جو رطوبت معدیہ کے جوہر سے مشابہ ہوتا ہے (۱۰) ایک مخصوص

اور اہم خمیر جو رطوبت بانقرا اس کے جوہر بانقرا سین سے مشابہ ہوتا ہے۔ اور لحمی

اور نشاستہ دار اجزاء کو مخل اور منہضم بنا دیتا ہے معمولی کرویات عنقودیہ صدیریہ

کے افزات میں پایا جاتا ہے اور ایک حد تک متورم و ملتہب ساختوں کے تحلیل

وجذب کرنے میں معاون ہوتا ہے اس مادہ اختصار (خمیر) کی موجودگی اس طرح

دریافت کی جاسکتی ہے۔ کہ مادہ ہلامیہ (ہلائین) یا منجمد مائیت دم میں زخم سے خارج

شدہ پیپ کی رطوبت کا قطرہ ڈالکر مصنوعی (جراثیمی) کاشت کی جائے۔ اگر اس

میں یہ مخصوص خمیر ہوگا تو مادہ ہلامیہ یا منجمد مائیت منہضم ہوکر محلول ہو جائے گی +

(۱۱) قلویات حیوانیہ (جیفین) جسکو قلویات عفونیہ بھی کہا جاتا ہے۔ چند مخصوص

اور مستقل کیماوی ترکیب کے منجمد مرکبات سمیت ہیں جو نباتات کے جواہر قلیہ سے

۱۔ نیل بو۔ انڈول۔

۲۔ قطران مصعد۔ فینال۔

۳۔ جینین۔ ٹائروکسین۔

۴۔ الکھول۔ الکھل۔

۵۔ فضلیں۔ روڈیاسٹین۔

۶۔ عکسین۔ انورٹیز۔

۷۔ کلورین۔ رے نین۔

۸۔ بانقرا سین۔ ٹرپ سین۔

۹۔ کرویات عنقودیہ صدیریہ۔

۱۰۔ اے فیلو کوکس پاپوسے نس

۱۱۔ ہلائین۔ جیلائین۔

۱۲۔ مائیت دم۔ ہڈ سیرم

۱۳۔ جیفین۔ ٹرمینس۔

۱۴۔ قلویات عفونیہ۔ پٹری فیکٹو الکلائڈ۔

۱۵۔ قلویات حیوانیہ۔ انیل۔

۱۶۔ قلویات ک۔ الکلائڈ

جواہر قلیہ

مشابہ ہوتے ہیں) یہ زہریلے ہوتے ہیں۔ اور حدوث مرض میں نمایاں طور پر ظاہر ہوتے ہیں +

(۹) سمیات حقیقیہ (حقیقی سمین) یہ حالت باطنت میں حامل نہیں ہو سکتے ہیں۔ مگر غالباً ان کی کیمیائی ساخت بیاضکیں (البیوموز) اور مادہ خمیران (زائٹس) سے بعض خصوصیات میں مشابہ ہوتی ہے۔ یہ مواد سمیہ اگر پکپکاری سے بدن کے اندر یا خون میں داخل کیے جائیں۔ تو شدید سمیت پیدا کرتے ہیں۔ اور اگر یہ منہ کی راہ کھلائے جائیں۔ تو اکثر بے ضرر ثابت ہوئے ہیں۔ ان کی کیمیائی نوعیت ترکیب نہایت ناپائیدار و غیر مستقل ہوتی ہے اور حرارت کے اثر سے یا ہضم معدی سے فی الفور تباہ و برباد ہو جاتے ہیں۔ اور ان کی اصلی ترکیب بدل جاتی ہے۔ اسی طرح اگر انھیں محمول صورت میں رکھا جائے تو بھی یہ بتدریج بے ضرر و بے اثر ہو جاتے ہیں +

اس کی رسمین کی دو ممتاز قسمیں ہیں۔ سمین خارج خلیہ۔ سمین داخل خلیہ۔
سمین خارج خلیہ رسمیت بیرون جراثیم (یعنی وہ رطوبات سمیہ جو جراثیم کے خلیے سے باہر پیدا ہوں۔ جیسا کہ عصا کرازیہ اور عصا خناق و بانی بناتے ہیں۔ اس قسم کی سمیت اس رطوبت (زمین جراثیم) میں جمع ہو جاتی ہے جس میں یہ جراثیم پیدا ہوتے اور بڑھتے ہیں +

سمین داخل خلیہ رسمیت درون جراثیم (اس قسم کی سمیت جراثیم کے جسم سے باہر نہیں آتی ہے۔ بلکہ پیدا ہو کر جراثیم کے اندر ہی بند رہتی ہے مصنوعی طور پر اس

۱۔ سمین ہاکین۔

۲۔ بیاضکیں (البیوموز)
۳۔ زلال گین

۴۔ مادہ خمیران (زائٹس)۔

۱۔ سمین بے ضرر۔ انوکس

۲۔ ناپائدار۔ ان اسٹیل

۳۔ خاصخ خلیہ۔ اکثر اسیلیوٹا کین۔

۴۔ سمین داخل خلیہ۔ انٹراسیلیوٹا کین۔

داخلی سمیت کا خارج کرنا اگرچہ غیر ممکن ہے۔ مگر قدرتی طور پر بعض حالات میں یہ خود بخود خارج ہوا کرتی ہے۔ مثال کے طور پر عضویات پتہ بدن کو لیجئے۔ اس کے اثرات و رطوبات (رحان کے جسم سے باہر آچکے ہوں) تقریباً بے ضرر ہوتے ہیں۔ برعکس اس کے جراثیم مذکور کے دکھلے ہوئے جسم (بیرونی رطوبت سے الگ) نہایت زہریلے ہوتے ہیں +

سمین کی تاثیر ان مواد سمیہ کا اثر حالات ماحول کے اعتبار سے مختلف اور متضاد ہوتا ہے۔ مگر علی العموم یہ بخار کا باعث ہوتے ہیں۔ بعض کا مقدم اثر مخصوص ساخت اور مخصوص ذرات پر ہوتا ہے۔ مثلاً کزاز کے عصی نامی جراثیم بالخصوص کئی نظام عصبی (مثلاً دماغ و نخاع) کے خلیات پر اثر رکھتے ہیں۔ اسی طرح پیپ کے جراثیم بلا تخصیص بدن کی ان تمام ساختوں پر اثر کرتے ہیں۔ جن سے وہ متصل ہوتے ہیں +

معمولی حالات میں سمین کے نتائج و عوارض اس کی مقدار (رحان میں موجود ہے) پر اور حیوان اور اس کے اعضاء کے احساس کی کمی و بیشی پر منحصر ہوتے ہیں۔ یعنی اگر سمین کی مقدار زیادہ ہو یا اگر مریض اور اس کے بدن کی ساخت زیادہ ذکی (محسوس) ہو تو سمین کا اثر بھی زیادہ شدید ہوگا۔ اسی طرح اس کے برعکس بھی قیاس کرنا چاہیئے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ اولاً مثلاً اگر سمین نہایت شدید ہے تو اس کی حدت سمیت کسی حصہ بدن کی قابلیت حیات (قوت حیوانیہ) کو کلیتہً فی الفور زائل کر دے گی (یہ پہلی صورت ہے) ثانیاً برخلاف ازیں اگر سمین کی حدت سمیت نسبتاً خفیف ہے تو اس حصہ بدن میں ورم حار (التهاب حاد) پیدا کرنے کے بعد اس عضو کی قابلیت حیات کو منقطع کر دے گا (یہ دوسری صورت ہے) ثالثاً اگر سمین کی حدت سمیت اس سے

۱۔ قوت حیات۔ دی گئی۔

۲۔ تاثیرات مریضہ۔ پتہ جیل منکس۔

ذات الریہ نیموینا

(از حکیم محمد صدیق صاحب میرٹھی)

ذات الریہ پھیپھڑے کے گرم و دم کو کہتے ہیں۔ اس میں گاہے ایک پھیپھڑہ اور گاہے دونوں پھیپھڑے متورم ہو جاتے ہیں۔ اور ساتھ ہی بخار شدید ہوتا ہے +
اسباب۔ اس مرض کا سبب یونانی نقطہ نگاہ سے گرم اخلاط ہیں جو یا بذات خاص گرم ہوتے ہیں۔ یا متعفن ہو کر گرم ہو جاتے ہیں۔ یہ مرض گاہے ابتداً اور گاہے نزہ کے بعد ہوتا ہے۔ کیونکہ نزہ کے سبب سے پھیپھڑوں پر مادہ گرنا رہتا ہے گاہے مادہ خناق منہجر ہو کر پھیپھڑوں میں چلا جاتا ہے۔ اور گاہے ذات الجنب کا مادہ منتقل ہو کر ذات الریہ کا سبب بنتا ہے +

تحقیقات جدیدہ کی رو سے یہ ایک متعدی مرض ہے۔ جس کا باعث ایک خاص قسم کے جراثیم ہیں جنکو کرویات ذات الریہ کہتے ہیں۔ جو مریض کے بلغم اور تھوک میں بکثرت موجود ہوتے ہیں۔ اور جبکہ مریض شدید حالت میں ہو تو یہ جراثیم مریض کے خون میں بھی پائے جاتے ہیں۔ یہ مرض مریض کے تنفس کے ذریعہ تندرست اشخاص میں کثرت سے پھیلتا ہے +

اگرچہ یہ مرض ہر عمر میں ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کا وقوع دیگر عمر کے اشخاص کے بہ نسبت نوجوانوں میں زیادہ ہوتا ہے اور عورتوں کی بہ نسبت مرد اس میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ شرابی اور ضعیف اشخاص یا وہ اشخاص جن کا طرز معاشرت ادنیٰ درجہ کا ہے۔ اور جنکو غربت کے سبب سے نہ کافی غذا ملتی ہے اور نہ کپڑا میسر ہوتا ہے۔ اس مرض کے چنگل میں زیادہ گرفتار ہوتے ہیں۔ جو شخص اس مرض

ملا کر ویات ذات الریہ۔ نیمو کا کس +

میں ایک مرتبہ مبتلا ہو کر تندرست ہو جاتا ہے وہ اس سے ہمیشہ کے لیے امین نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس کے اندر اس مرض کے دوبارہ اور سہ بارہ پیدا ہونے کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے اور ذرا سی بات سے اس مرض کا خطرہ دامنگیر رہتا ہے یہ مرض عموماً موسم سرما اور موسم بہار میں اور سرد اور مرطوب مقامات میں ہوا کرتا ہے اصول خطانِ صحت سے عدم توجہی کے سبب ہی اس مرض میں زیادہ اشخاص مبتلا ہوتے ہیں۔ اور یہ مرض بائیں پھیل جاتا ہے۔ اور بعض امراض کے دوران میں خصوصاً امراضِ قلب۔ شدید سوزشِ گردہ۔ ذیابیطس اور بعض متعدی لہر مثلاً خسرہ۔ چیچک۔ انفالمنزہ رد کام و بائی) سل اور پُرانی کھانسی میں بطور عرض مرض واقع ہوتا ہے +

انجام معمولی حالات میں عموماً ساتویں روز بحران ہو کر بخار اُتر جاتا ہے اور بعض اوقات ایک دو روز آگے پیچھے بھی بخار اُترتا ہے۔ مثلاً تیسرے روز لیکن عموماً نویں یا دسویں روز بحران ہوتا ہے۔ اور اسہال یا پسینہ یا کمیر آ کر بخار رفع ہو جاتا ہے۔ اور باقی علامات میں بھی تخفیف ہو جاتی ہے۔ لیکن کبھی رفتہ رفتہ بخار اُتر کر صحت کلی دیر میں ہوتی ہے اور گھٹے مادہ متورمہ ریم میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اور پھیپھڑے میں پھوڑا بن جاتا ہے اور جبکہ مرض بوڑھے اور کمزور آدمیوں کو ہوتا ہے۔ تو پھیپھڑے مڑا رہ جاتے ہیں گاہے ایسا ہوتا ہے کہ مرض رفع ہو جاتا ہے۔ صرف کمزوری باقی رہتی ہے۔ کہ مرض دوبارہ عود کر آتا ہے۔ گاہے مرض پُرانا ہو جاتا ہے۔ خفیف بخار ہمیشہ رہتا ہے۔ شدت مرض کی صورت میں ایک ہفتہ میں مریض ہلاک ہو جاتا ہے بلکہ بعض صورت میں ۵-۶ روز ہی میں مریض فرشتہ اجل کو بتیک کہتا ہے۔ اور بعض وقت حالت شدت میں بارہ روز تک حالت مرض میں گزار کر لقمہ اجل بن جاتا ہے۔ جبکہ دوسرے مقام سے مادہ منتقل ہو کر پھیپھڑوں میں آ جاتا ہے تو یہ ایک بدترین

امر ہوتا ہے کیونکہ پھیپھڑے اعضاء شریفہ سے ہیں۔ زندگی کا دار و مدار انہیں پر ہے۔ اور یہ نہایت نازک واقع ہوئے ہیں۔ لہذا ان کی طرف مادہ کا منتقل ہونا اندیشناک ہے۔ جو بدقت تمام رفع ہوتا ہے۔ کیونکہ پھیپھڑوں کا درم اگر رفع ہو جائے تو خیر در نہ درم پیدا کرنے والا مادہ ہوائی خانوں میں جمع ہو کر پھیپھڑے کی ساخت کو جگر کے مانند سخت کر دیتا ہے۔ اور اس میں ہوا کا گزر نہیں ہو سکتا۔ اس حالت میں بھی اگر حسن اتفاق سے مرض رفع ہو جاتا ہے۔ تو مادہ درم آہستہ آہستہ جذب ہو جاتا ہے۔ اور پھیپھڑے بتدریج حالت اصلی پر عود کر آتے ہیں۔ ورنہ وہ گل کسر و اور پڑ جاتے ہیں۔ اور مریض کی جان کا خدا حافظ ہوتا ہے +

علامات۔ ابتدا مرض سے ایک دو روز پیشتر طبیعت کسی قدر کسمند اور بے چین رہتی ہے۔ کسی قدر کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ اس کے بعد اصل مرض کی ابتدا اس طرح ہوتی ہے۔ کہ اقل رزہ سے بخار چڑھ جاتا ہے۔ جو آٹھ نو روز تک ہر وقت چڑھا رہتا ہے۔ بخار کی حرارت ۱۰۳ سے ۱۰۵ درجہ تک ہوتی ہے۔ شام کے وقت عموماً اسی قدر حرارت ہوتی ہے۔ لیکن صبح کے وقت حرارت خفیف ہو جاتی ہے بدن کو چھونے سے جلد نہایت گرم محسوس ہوا کرتی ہے +

سانس کھینچ کر لیا جاتا ہے۔ یعنی تنفس میں تنگی ہوتی ہے۔ اور اس قدر جلد جلد سانس لیا جاتا ہے۔ کہ سانس کی تعداد فی دقیقہ بجائے ۱۸ مرتبہ کے جو حالت صحت میں ہوتی ہے۔ اس صورت میں ۳۰ یا ۴۰ مرتبہ بلکہ گاہے اس سے زیادہ تعداد تک تجاوز کر جاتی ہے +

سانس کی تنگی اور جلد جلد آنے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ درم کے سبب سے ہوا کی نالیاں دب کر تنگ ہو جاتی ہیں۔ لا محالہ تنفس میں تنگی اور سرعہ ظہور پذیر ہوتی ہے +

سانس لیتے وقت ناک کے نتھنے پھیل جایا کرتے ہیں۔ اور چونکہ ذات الریہ زیادہ تر دائیں جانب کے پھیپھڑے کے پیندے میں ہوا کرتا ہے۔ اس لئے اکثر دائیں جانب کی پستان کے نیچے یا بغل کے اندر ہلکا ہلکا درد محسوس ہوتا ہے لیکن اگر ذات الریہ کے ساتھ ہی ذات الجنب بھی شامل ہو۔ تو درد نہایت شدید ہوتا ہے۔ جس کے سبب سے مریض کو سانس لینے کھانسنے اور بات کرنے میں نہایت دشواری کا سامنا ہوتا ہے۔ اور اگر دونوں جانب کے پھیپھڑے متورم ہیں۔ تو دونوں طرف سارے سینے میں درد محسوس ہوتا ہے۔ جو ایک بڑی مہم ہے۔ تھوڑی تھوڑی خشک کھانسی آتی ہے۔ مگر مدد کی وجہ سے مریض کھانسی کو روکتا رہتا ہے۔ لیکن گاہے ایسی سخت کھانسی اٹھتی ہے کہ مریض اس کے روکنے سے عاجز ہوتا ہے۔ بیٹھنے کی حالت میں کھانسی سے زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ ابتداً مرض میں کھانسی میں بلغم نہیں خارج ہوتا۔ اگر خارج ہوتا ہے تو بہت کم۔ لیکن ایک مہرہ کے بعد خون کی آمیزش سے سرخی مائل بھورے رنگ کا چکنے والا بلغم خارج ہونے لگتا ہے۔ جب بلغم میں خون زیادہ خارج ہونے لگتا ہے۔ تو مرض شدید سمجھا جاتا ہے در دسمز بے خوابی اور بے چینی کی اکثر شکایت ہوتی ہے۔ اور شدت مرض کی صورت میں مریض کو اکثر ہڈیاں ہوجاتا ہے +

چہرہ خصوصاً ہتھالیے سرخ ہو جاتے ہیں۔ خصوصاً اس طرف کا رخسارہ زیادہ سرخ ہوتا ہے۔ جس طرف کا پھیپھڑہ متورم ہوتا ہے۔ آنکھیں بھی سرخ ہوتی ہیں۔ اور انکے پوٹے متورم ہوتے ہیں۔ منہ بن پر سیل جم جاتا ہے پیاس زیادہ لگتی ہے اور جبکہ مرض شدید ہو تو زبان خشک ہو کر اینٹھنے لگتی ہیں اور کانٹے دار ہو جاتی ہیں۔ اور بعض بخوبی گفتگو کر نیے قاصر ہوتے بھول زائل ہو جاتی ہیں۔ نبض موجی چلتی ہے۔ اور اس کے بقصد کی تعداد فی دقیقہ ۱۰۰ سے ۱۲۰ اور گاہے اس سے زیادہ تک پہنچ جاتی ہے +

علم الادویہ

صبر ایلوا

(از جناب حکیم محمد معجب الیواحده جاناظم)

اسماء (عربی) صبر صبر صبارا۔ سولح +

(فارسی) الوا۔ زروہ۔ شبیار۔ چاؤروا (یونانی)۔ فیقرا۔ آئوٹہ۔ الیا۔

(سنسکرت) ایلی نیک۔ کرشن بول۔ کمار سی سار تو بھدو۔

(ہندی) ایلا۔ مصبر (بنگالی) ایلی نیک (مرہٹی) کلا بول۔ ایلیا بول +

(گجراتی) ایلیو۔ تیلنگی۔ بھولم (انگریزی) ایلیوز (اطینی) ایلیو +

صبر اگرچہ صی کو زیر سے عموماً بولا جاتا ہے لیکن اس کا صحیح نام صبر معلوم

ہوتا ہے۔ بقول گیلانی رحمۃ اللہ علیہ شارح قانون صبر کو صبر کہنے کی وجہ

یہ ہے کہ یہ بظی الہمال ہے۔ یعنی دست دیر میں لاتا ہے۔ اور اس کے

کھانے والے کو اسہال کی انتظاریں بہت دیر تک صبر کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ

یہی وجہ ہے کہ اس کے مرکبات عموماً شب کے پہلے جھنے میں کھائے

جاتے ہیں تاکہ تمام رات میں ان کا عمل پورا ہو جائے اور صبح کے وقت

دست لائیں۔ چونکہ یہ دوا خلق خدا کے لئے نہایت نفع رساں ثابت ہوئی

ہے۔ لہذا بہت ممکن ہے کہ اس کا یونانی نام آکوتہ "بلخاط تقدس تبرک

عبرانی لفظ آیل سے ماخوذ ہو جو آشر کا مترادف ہے۔ اور پھر آکوتہ سے

مختلف اشتقاق کی وجہ سے دیگر زبانوں میں اس کے نام رکھے گئے ہوں

جن کو دیکھتے ہوئے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان کا ماخذ صرف ایک ہی

لفظ ہو گا +

ہندوستان کی مختلف زبانوں کے نام اس کے سنسکرت نام "ایلی پک"

سے مشتق ہیں۔ اور کم و بیش تغیر کے ساتھ بولے جاتے ہیں۔

تاریخ صبر دنیا کے لیے ایک مایہ ناز دوا ہے۔ جو کہ طب یونانی میں تیس سو سال سے مستعمل ہے۔ اور خلق خدا اس کے عظیم الشان فوائد سے مستفید ہو رہی ہے نفع رسانی خلائی اور کثیر النفعیت ہونے کی وجہ ہی سے بلحاظ تقدس اس کے ایک مرکب کا نام "ایارج" ہے جس کے معنی یونانی زبان میں "دوام آہی" ہیں۔ طب یونانی میں حب ایارج۔ حب شبیار۔ حب ایارج جالینوس وغیرہ ناموں سے اس کے مرکبات مدقن و مستعمل ہیں۔

صبر بھی دنیا کی ان چند ادویہ کی طرح ایک ہے۔ جس کے منافع و فوائد کو دنیا کی تینوں عظیم الشان مروجہ طب ریونانی۔ ویدک۔ ڈاکٹری (تسلیم کرتی ہیں۔ اور ان طبوں کے افراد اس سے دنیا کو مستفید کر رہے ہیں۔

طب جدید ڈاکٹری میں اس کا استعمال تقریباً ایک ہزار سال سے شروع ہوا ہے اور ڈاکٹری میں اس کے مرکبات صحت سے مستعمل ہیں۔ جن میں سے بعض پیٹنٹ ہیں۔ ہندوستان میں "بیچم صاحب کی گولیاں" کا اشتہار بڑے بڑے اسٹیشنوں چسپاں دیکھا جاتا ہے۔ ان گولیوں کا جزو اعظم بھی "ایلو" ہی ہے۔ ویدک کے مرکبات جو اس دوا سے تیار کیے جاتے ہیں۔ اگرچہ ہم کو ان کا علم نہیں۔ لیکن یہ ضرور معلوم ہے کہ ویدک میں اس کا استعمال قدیم زمانہ سے رائج ہے۔

ماہیت۔ صبر نبات گھیکوار کا منجد عصارہ ہے۔ جو سیاہ زردی مائل یا سرخی مائل بھورے رنگ کی چکدار ڈلیاں ہوتی ہیں۔ اسکی بوتیز کریمہ اور مزہ نہایت تلخ ہوتا ہے۔ اگر اسکو پانی میں گھولا جائے۔ تو پانی کا رنگ زرد ہو جاتا ہے۔

گھیکوار کو عربی میں نبات صبر۔ صبارہ سنسکرت میں گھرت کاری۔ گڑھ
کنیا اور لاطینی میں ایلو وڈیا۔ ایلو چائی نن سس۔ اور جزیرہ سقوطہ میں پیدا
ہونے والے گھیکوار کو ایلو پٹری آئی کہتے ہیں۔ گوار گندل۔ گوار پانٹا ہی
گھیکوار کے ہندی نام ہیں +

اقسام۔ بلحاظ مقام پیدایش صبر کی بہت سی قسمیں ہیں۔ چنانچہ (۱) صبر عربی جس کو
صبر یمنی اور صبر یمانی بھی کہتے ہیں (۲) صبر سیحانی اسکو صبر فارسی اور بعض صبر ترکی
بھی کہتے ہیں (۳) صبر سقوطی اس کے درخت جزیرہ سقوطہ میں پیدا ہوتے ہیں
یہ جہازوں کے ذریعہ یمنی میں آتا ہے۔ اور طب میں عموماً یہی مستعمل ہے (۴) صبر
ہندی جو کہ ہندوستان میں بنایا جاتا ہے۔ یہ سیاہ کسی قدر زردی مائل اور مکدر
ہوتا ہے (۵) صبر زنجباری جو کہ زنجبار سے ہندوستان میں آتا ہے۔ اس صبر کے
ٹکڑے رنگت میں جگر کے مانند ہوتے ہیں۔ لہذا اسکو انگریزی میں "ہیپ ٹیک ایلوز"
یعنی صبر کبدی کہتے ہیں (۶) صبر بر جدی۔ اس ایلوے کے پودے جزائر عرب و ہند
میں پیدا ہوتے ہیں اور یہ بھی براہ سمندر ہندوستان میں آتا ہے +

طب جدید و قدیم دونوں میں صبر سقوطی بہترین صبر خیال کیا جاتا ہے اور
یہ زیادہ تر استعمال ہوتا ہے۔ صبر زنجباری اور صبر بر جدی بھی اس کے قریب
قریب ہی ہیں۔ ہندی صبر چونکہ صاف اور خالص نہیں ہوتا لہذا اس کو ناقص خیال
کیا جاتا ہے +

مزاج۔ گرم و خشک +

افعال و خواص۔ دماغی تنقید کے لئے صبر ایک بہترین دوا خیال کی جاتی ہے
چنانچہ اسی غرض کے لئے اس کے مشہور و معروف مرکبات عموماً استعمال کیے
جاتے ہیں۔ چنانچہ مایخو لیا۔ درد سر مزین۔ اکثر امراض چشم میں اس کا استعمال فائدہ

سے خالی نہیں ہوتا ہے۔ آنکھوں کو تقویت دیتا ہے۔ اور اکٹھا لا اُن کو جلا بخشتا ہے +

معدہ و امعاء کو تقویت بخشتا ہے۔ اور اُن کو مواد فاسدہ سے صاف کرتا ہے۔ یہ ایک نہایت عمدہ طین اور سہل دوا ہے۔ اس کے استعمال سے دست آنے کے بعد قبض نہیں ہوتا۔ جیسا کہ اکثر مہلہ ادویہ کے استعمال کے بعد ہو جاتا ہے۔ اور اس کے متواتر استعمال سے اس کا عمل ضعیف نہیں ہوتا بلکہ تیز ہوتا جاتا ہے۔ قوت ہضم کو تقویت دیتا ہے۔ صفراء کو پیدا کرتا ہے چنانچہ انہیں خصوصیات کی وجہ سے اس دوا کو دائمی قبض کو رفع کرنے کے لئے بہترین دوا خیال کیا جاتا ہے +

صبر کی مہلہ تاثیر اسے ۲۰ گھنٹے تک ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے اس کے مرکبات کو عموماً شام کے وقت کھلا دیا جاتا ہے۔ جس سے صبح کے وقت ایک دو پاخانہ ہو جاتا ہے۔ اگر اس کو مقدار مقررہ سے زیادہ مقدار میں استعمال کیا جائے۔ تو اس کی تاثیر جلد نہیں ہوتی۔ البتہ قوی ضرور ہو جاتی ہے۔ لیکن پیٹ میں درد اور مردڑ ہونے لگتا ہے۔ اور کبھی کبھی معاد مستقیم سے خون بھی آنے لگتا ہے +

کم مقدار میں استعمال کرنے سے بواسیر کے لئے بھی مفید ہے +

قاتل کرم امعاء ہے۔ اس غرض کے لیے اس کی شیانہ کی صورت میں یا بطور حقنہ استعمال کرنا چاہئے۔ بچوں میں چھ نوں کو مارنے کے لیے شیانہ کی شکل میں استعمال کرنا بہتر ہے +

چونکہ صبر صفراء پیدا کرتا ہے۔ لہذا مقوی جگر ہے اور اس کے شدوں کو

کھوتا ہے +

صبر مد حیض ہے۔ خصوصاً جبکہ احتباس حیض کے ہمراہ بطنی اور دائمی قبض کی

شکایت ہی ہو تو اس کے استعمال سے اکثر نفع ظاہر ہوتا ہے +

جبکہ جوان لڑکیاں قلت الدم۔ مرض اخضر اور احتباس حیض میں مبتلا ہوں تو صبر کو فلاح کے ہمراہ استعمال کرنے سے اکثر فائدہ ہوتا ہے (چنانچہ اسی غرض کے لیے حب مدبر ہماری معمولہ مطب ہیں) لیکن اس کے متواتر اور کثرت استعمال سے کثرت حیض کی شکایت ہو جاتی ہے۔

چونکہ صبر دور کے اعضا سے مواد فاسدہ کو جذب کر کے خارج کرتا ہے۔ لہذا وجع المفاصل کے لیے نہایت عمدہ دوا ہے اس مرض میں اس کے کئی مرکبات استعمال کیے جاتے ہیں۔ جو سریع النفع ثابت ہوتے ہیں۔

صبر داء الثعلب۔ گنج میں طلاء استعمال کیا جاتا ہے۔ اور نیز طلاء کرنے سے داد۔ اور جرب حکہ کے لئے بھی مفید ہے۔ اور خبیث زخموں پر استعمال کرنے سے اُن کو صاف کرتا ہے۔ اور گوشت کو اُگاتا ہے۔ بعض اوقات زخم کے فدیہ جسم میں بذریعہ خون جذب ہو جاتا ہے۔ اور اس سے دست آنے لگتے ہیں۔ درم اور چوٹ کے لئے بھی طلاء اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔

ضروری معلومات۔ صبر کے متواتر اور کثرت استعمال سے معاد مستقیم کی عروق شریہ خون سے پُر ہو جاتی ہیں۔ لہذا اس سے بواسیر پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

ایام حل میں اس کے استعمال سے اسقاط کا خوف ہوتا ہے عورتوں میں صبر کا اخراج دودھ کے راستے ہوا کرتا ہے چنانچہ اسی وجہ سے شیر خوار بچہاں کو دست آنے لگتے ہیں۔ جبکہ مریض کو کھلایا جاتا ہے۔

مقدار خوراک۔ کتب طبیہ میں اس کی مقدار خوراک مختلف لکھی ہیں۔ بعض تو اس قدر ہیں کہ آج کل اس کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ لہذا اس کی مقدار خوراک۔ سنی

علم مرض اخضر کلمہ رسد۔ جگر کی ایک بیماری ہے۔ جس میں ہین کارنگ سبز ہوتا ہے۔

سے ۴ رتی تک ہونی چاہئے اور اس سے تجاوز نہ کرنا چاہئے۔ اسہال کے لئے
۳ ماشہ تک +

مُصلح۔ صبر کی اصلاح کے لیے اس کے ہمراہ کثیر۔ گل سرخ اور مصطکی میں
کے کوئی دو املا لینا چاہئے +

صبر کے مرکبات

حب ایارج۔ حب شبیار۔ حب تنکار۔ حب ایارج جالینوس۔ صبر کی مشہور
مرکب جو ب ہیں۔ جو کہ اکثر امراضِ داغ و چشم میں مستعمل ہیں۔ ان کے نسخے قرا بادنیوں
میں درج ہیں۔ اور ایسے مشہور ہیں کہ اس موقع پر ان کا اندراج ضروری نہیں معلوم
ہوتا۔ البتہ چند دوسرے مرکبات درج ذیل ہیں +

حب صرع۔ مرگی میں مفید ہے۔ ام الصبیان میں بھی نافع ہے +
نسخہ۔ کندر۔ صبر زرد۔ چند میدستر۔ ہموزن لیکہ باریک پیس۔ اور عرق بادیان
سے گوند حکر دانہ مونگ کے برابر گولیاں بنائیں۔ بڑوں کو ۳ گولی اور بچوں کو ایک
گولی کھلائیں +

حب طاعون۔ زمانہ طاعون میں ان گولیوں کا استعمال بطور حفظا تقدم
ہدایت مفید ثابت ہوا ہے +

نسخہ۔ صبر و تولہ۔ مرکی ایک تولہ۔ زعفران ایک تولہ قینوں ادویہ کو باریک
پیکر چنے برابر گولیاں بنائیں۔ اور ایک گولی روزانہ صبح کے وقت زمانہ طاعون میں
بطور حفظا تقدم استعمال کریں۔ دو چار روز استعمال کرنے کے بعد ایک دو روز
کا وقفہ کر دینا چاہئے +

حب قبض۔ قبض دور کرنے کے لیے نہایت عمدہ ہیں۔ رات کے وقت کھلانے
سے صبح کے وقت ایک دو پاخانہ ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے درد سر۔ بخار وغیرہ

ادویہ معمولہ

از جناب حکیم سید الزماں صاحب

ہم اس عنوان میں ادویہ مستعملہ رجو کثیر الاستعمال ہیں اسکے افعال خاص نہایت مختصر الفاظ میں لکھیں گے۔ جن کے لئے وہ عام طور پر برقی جاتی ہیں۔ نیز اس فیل میں مقدار خوراک مروجہ دہلی کا ہی ذکر کریں گے۔ اور بعض دیگر ضروری امور کے لکھنے سے گریز نہ کریں گے۔

اسکا ثاویہ	مقدار خوراک	افعال خاص
ابریشم	۳ ماشہ	ریشم کے کپڑے کے گوشے ہیں جنہیں تراش کر اور اندر کمرے
خام	تا	کپڑے کو دور کر کے استعمال کیا جاتا ہے۔ عام طور پر یہ خمیرہ جات
	۵ ماشہ	میں مستعمل ہے خاصہ سے مقصود یہ ہے کہ یہ گوشے جوش دینے
		کے بعد بے اثر یا خفیف التأثير ہو جاتے ہیں +
		خاص استعمال - اسکو مقوی قلب اور سرخ سجھا جاتا ہے۔ علاوہ
		ازیں مقوی دماغ بھی اسے خیال کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے
		ضعیف قلب اور امراض قلب کے علاوہ گاہے زلہ وغیرہ میں بھی
		استعمال کرتے ہیں +
		طب جدید میں دواء اس کا استعمال میں نے نہیں مستحب
آرد	۳ ماشہ	اسکو منی اور رطوبات کا مغلظ خیال کیا جاتا ہے۔ اور سرد گنا جاتا
شگھاڑا	تا	ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسکو حریان منی اور سیلان الرحم میں استعمال کیا
	۵ ماشہ	جاتا ہے (مغز معجون اور حلے میں اس کا استعمال زیادہ ہے)
		طب جدید میں دواء اس کا استعمال شاید نہیں ہے +

انٹرنیٹ	مقدار	افعال و خواص
آلے پینا	۵-۲۰ عدد	<p>ہلکا سرد لیٹین ہے۔ جوش اخلاط اور جوش خون کا ممکن ہے۔</p> <p>اسی لئے صفراوی بخار، تھکاوٹ (بہ ہضمی) شری رپتی اور غیرہ میں مستعمل ہے۔ پیاس بجھاتا۔ اور معدہ و معاد میں از لاق (ہسپلن) پیدا کر کے سب چیزوں کو تلیں بہنے کے ذریعہ خارج کر دیتا ہے +</p> <p>استعمال: جوشانہ، خیسانہ، شربت وغیرہ کی شکل میں ہے۔</p> <p>طب جدید میں دواؤ اسکا استعمال ہے +</p>
آلہ	۳-۴ شاہا	<p>سرد و خشک (معدہ کا مقوی۔ معدہ اور خون اور مواد کی گرمی کا مسکن۔ قابض و راورع۔ انہی افعال کی وجہ سے یہ بہت سے امراض میں مستعمل ہے۔ مثلاً ضعیف معدہ، جوش خون، اسہال وغیرہ + اسکا بیرونی استعمال بالوں کا محافظ ہے۔ تر پھلہ کا قیسر جزیرہ ہی ہے۔ جس سے آنکھ دھونی جاتی ہے۔ اور وہ میل کچیل سے صاف ہو جاتی ہے +</p> <p>طب جدید میں شاید اس کا دواؤ استعمال ہے +</p>
آلہ بالو	۵ ماشہ	<p>اس کا استعمال خصوصی اور ارحیض کے لیے ہے +</p>
اجائن دیسی	۱۲ شاہا تا ۱۴	<p>گرم و خشک (مہلی کا مشہور نسخہ "اجائن آٹھ پھری" ہے۔ جس میں ایک ٹولہ اجائن کو چوبیس گہنٹہ بھگوایا جاتا ہے +</p> <p>افعال: درہل ہے۔ جگر کے فعل میں تحریک پیدا کرتی ہے۔ محلل ریاح ہے۔ اضم غذا ہے +</p> <p>استعمال: سودا کفنیہ، درم و ضعیف جگر، درم و ضعیف معدہ، استسقاء، درد ریاحی وغیرہ +</p>

اسلئے اویو مقدّمہ	افعال خاص
	طب جدید میں اس کا دوا استعمال ہے۔ دیگر امراض کے علاوہ جو ہر اجاثن پیٹ کے چومتی مٹم کے کیڑوں رکلا یا شناعشیہ کے لئے دوا مخصوص ہے۔
اسپیخول سلم عقاب ۳۰۰ پاشیدہ ۵۰۰	آنتوں میں لیس اور ازالاق (پھیلن) پیدا کرتا ہے۔ اس لیے ملین بھی ہے۔ اور پچش و خراش امعاء کی بہترین دوا ہے۔ پیاس اور حدت اخلاط میں سکون بخشتا ہے۔ طب جدید میں دوا اس کا استعمال ہے۔
اسارون ۳۰۰	مدر بول و خین۔ محرک فعل جگر و معدہ۔ طب جدید میں غالباً یہ مستعمل ہے۔
اسطوخودوس ۵۰۰-۷۰۰	دماغ و اعصاب کا مقوی سمجھا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے مرگی۔ لقوہ۔ قالج۔ ضعف دماغ اور اکثر امراض دماغی و اعصابی جو کہ سرد مانے جاتے ہیں اس میں مستعمل ہے۔ طب جدید میں غالباً اس کا استعمال نہیں ہے۔
اشق ۱-۳۰۰	محلل رم۔ بیرونی اور اندرونی طور پر ورم لمحال کے لیے اکثر برتنا جاتا ہے۔
ہل السوس (رملی) ۵۰۰	غلیظ بلغم کو رقیق کر کے پھیپھڑے کی نالیوں کو صاف کرتا ہے۔ اس لیے کھانسی کی بے نظیر دوا ہے۔ رب السوس اسی کا خشک نچوڑ ہے۔ یہ ملین امعاء ہے۔ طب جدید میں مستعمل ہے۔

اسماء و امراض	مقدار غذا	افعال خاص
انقباض لائی	۱۵ اشہ	مصنوعی خون۔ اور منقہ دماغ سمجھا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے فساد خون کے امراض مثلاً خارشش و غیرہ اور مالنخو لیا میں مستعمل ہے +
ہستین روی	۵-۶ اشہ	محلل مرم۔ دافع حمی۔ قاتل یدیان امعاء۔ محرک فعل جگر۔ مدبول و حیف استعمال۔ ورم وضعف جگر۔ مزمن حمی۔ ورم معدہ۔ طب جدید میں یہ دوا استعمال ہے +
انسیون	۲-۴ اشہ	مخدر رقی۔ مسکن درو۔ قابض امعاء۔ استعمال۔ شدت درو۔ مثلاً شقیقہ۔ اسہال۔ سرعت انزال پیش +
اقاقیا	۳ اشہ	قابض۔ جابس غلن ہے۔ اس لئے استخاضہ۔ نفث الدم وضعف اسنان۔ اسہال استرخاء مقعد میں مستعمل ہے +
اقلیا بقی		یہ عام طور پر سرمہ میں مستعمل ہے۔ جالی سمجھا جاتا ہے +
اکلیل الملک	۱۵ اشہ	اندر دنی و ہیر دنی دونوں طور پر مستعمل ہے۔ نفع خاص اسکا تحلیل ورم ہے۔ اس لئے ورم جگر۔ ورم معدہ و امعاء بلکہ تمام اورام حشائے میں دونوں طور پر مستعمل ہے +
اناروانہ	۱-۳ اشہ	جابس اسہال۔ مقوی معدہ اور قابض ہے۔ اس لئے ضعف معدہ سنگینی و اسہال وغیرہ میں مستعمل ہے +
انجیر خشک	۲-۵ عدد	اسکو خصوصیت کے ساتھ سخت اورام کا محلل سمجھا جاتا ہے اس لئے اسے ورم لجال میں بکثرت استعمال کیا جاتا ہے۔ نیز یہ کسی قدر مضجج بلغم بھی ہے۔ اس لئے بلغمی کھانسی۔ فوات الریہ و فوات الجنب میں

اسٹانڈرڈ مقلد خرا	افعال خاص
	میں استعمال کیا جاتا ہے +
انزروت	اسے زیادہ تر بیرونی طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اور کان کے درد اور سیلان الاذن میں بکثرت استعمال کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اسے بخف رطوبات سمجھا جاتا ہے۔ آنکھ میں بھی جلاء چشم کے لئے سرمہ میں استعمال کرتے ہیں +
انیون ۳-۵	مدربول۔ کاسر ریاچ۔ باضم طعام۔ محلل درم ہے۔ اس لئے درم جگر۔ درم معدہ و جمیع احشاء۔ نفخ شکم وغیرہ میں مستعمل ہے + طب جدید میں مستعمل ہے +
انگنڈا گری	محلل مواد۔ محرک باہ۔ مقوی اعصاب ہے۔ رحم کے فضلات کو تحلیل کرتا ہے۔ جوڑوں کو قوی کرتا ہے +
انہلدی	یہ زیادہ تر خارجی استعمال میں آتی ہے۔ درموں کی محلل اعصاب کی مقوی۔ چوٹ کی مخصوص دوا ہے +
انڈریشیر ۵-۷	اسے مولد مٹی اور مقوی باہ سمجھا جاتا ہے +
اکنڈ	معدہ کے فعل میں تحریک پیدا کر کے اسے قوی کرتا ہے۔ محلل مواد ہے +
ایسا ۳	نزلہ مزمن اور بلغمی کھانسی کے لئے مفید ہے۔ پیچھے بلغم سے پاک ہو جاتے ہیں +
انہرقام	مسکن حرارت ہے۔ لو کی مخصوص دوا ہے اسے بھوبھل میں بھلہلا کر نو واسے مریض کو کھلاتے ہیں۔ یا شربت بنا کر پلاتے ہیں +

اساتذہ ادویہ مقدار خدا

افعال خاص

اؤخر کی ۳-۵ ماشہ محلل مرم جگر و معدہ و طحال۔ مدر بول و حیض +

آب انار شیریں

۱۰
۲۰
۳۰

زود ہضم اور لطیف شئی ہے۔ پیاس بجھاتا ہے۔ حدت مواد میں سکون پیدا کرتا ہے۔ اسہال و ضعف ہضم اور ہیضہ میں مفید ہے +

آب انار ترش ۳-۶ تولہ آب انار شیریں کے مانند۔ مگر ترشی کی وجہ سے زیادہ تیز ہے +

آب انار سبز ۴-۸ تولہ آب انار ترش و شیریں کے مانند ہے +

آب اورک

۱۰
۲۰
۳۰

محرک فعل معدہ۔ ہاضم طعام۔ کاسر ریا ح۔ محلل اور ام۔ اس لئے ضعف معدہ و جگر نفخ شکم وغیرہ میں مستعمل ہے۔ مفرح قلب بھی ہے +

طبیعتہ کالج

انتقال پر طلال :- جناب حکیم محمد الیاس خاں صاحب طبیب شفا خانہ

کے متعفی ہونے پر جناب حکیم مقصود احمد صاحب عباسی کا اسی عہدہ پر

تقرر ہوا تھا۔ مگر نہایت اندوس کا مقام ہے کہ مرض الموت نے ایکے مدد بھی فرض

منصی بجالانے نہ دیا۔ اور انکی علالت مسلسل جاری رہی۔ ایک ڈاکٹر صاحب نے غلطی سے

جگر کا پھوڑا تجویز کیا۔ اور چونکہ وہ لندن کے بڑے ڈاکٹر تھے۔ انکے یہ دستکاری کا

علاج تجویز کر کے جگر میں شگاف دیا۔ مگر وہ خیال غلط ثابت ہوا۔ علیت جماعی کے بعد

دو روز زندہ رہے۔ اس کے بعد داعی اجل کو لبیک کہا۔ اور ہم لوگوں کے لیے

رنج و طال کا اندوہ چھوڑ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون +

حدود الامراض

اول

امراض کی ماہیت

استلاء دموی پے تھورا

بدن میں خون کا زیادہ ہونا۔ اس میں جس طرح خون کی مقدار زیادہ ہو جاتی ہے۔ اسی طرح خون کے سُرخ دانے رکیات دمویہ (رڈ کارپسکلز) زیادہ ہو جاتے ہیں۔

احتقان دموی۔ کنجس چن ریا، مانی پریسیا

کسی عضو میں خون کا بکثرت جمع ہو جانا۔ خواہ یہ اجتماع شریانوں میں ہو یا وریدوں میں۔

ہیمورج

نزف۔ نزیف

کہیں سے خون ہنا جیسے بواسیر کا خون مقعد سے۔ نکیر کا خون ناک سے۔ پچش کا خون امعاء سے خارج ہوتا ہے۔

اپس ٹیکس

رُعاف

نکیر۔ ناک سے خون خارج ہونا۔ ناک کی کوئی رگ پھٹ جاتی ہے جس سے خون بہتا ہے۔

ایکیٹس ونٹر

استقاط صناعی

حمل کا قصد اسقاط کرنا۔ جان بوجھ کر قبل از وقت حمل گرانا۔

ابیٹ منٹ

خفّت

کسی درویا کسی علامت مرض میں کمی کا ہونا۔

ابلیسیا

عدم بصر

بینائی میں کمی کا ہونا یا بالکل جاتا رہنا۔ اندھا ہونا +

ابارشن

اسقاط

قبل از وقت بچہ کا رحم سے خارج ہونا +

ایسٹس

خراج

پھوڑا۔ کسی ایک محدود مقام میں پیپ کا اکٹھا ہونا +

ان فلٹرے شن

ترشح

بدن کے کسی حصہ میں رگوں سے ایسی رطوبت کا جمع ہونا جو اصلی حالت میں وہاں پہلے سے موجود نہ ہو +

جنرل اوپیریٹی

سمن مفطرط

عام فرہی۔ تمام بدن کا ضرورت سے زیادہ موٹا ہونا۔ جو دراصل ایک مرض ہے اس کی وجہ عام طور پر بدن میں چربی کا زیادہ ہونا ہے +

فیٹی گروتھ۔ فیٹی انفلٹرے شن

تنگترشح

بدن میں چربی کا بکثرت پیدا ہونا۔ جیسا کہ توندو اے موٹے آدمی میں ہوتا ہے +

فیٹی ڈی جنریشن

فساد شحمی

کسی عضو کی اصلی ساخت کا چربی کی ساخت میں تبدیل ہونا۔ جس سے اعضاء کا فعل کمزور ہو جاتا ہے۔ مثلاً جگر میں گہے چربی بڑھ جاتی ہے +

مانی پرترونی

عظم

کسی عضو کا بڑا ہونا۔ بشرطیکہ اس کی ساخت میں کوئی تبدیلی اور فساد نہ ملے ہو۔ بلکہ اس کے اصلی جسم نامی تعداد زیادہ ہو جائے۔ مثلاً معدہ کا موٹا ہونا۔

جگر کا (ورم کے بغیر) بڑھ جانا۔ انگلی کا تعداد میں چھ ہو جانا بھی اس کی ایک ہی مثال ہے۔ جس عضو کی ریاضت کی جاتی ہے۔ وہ عضو فربہ ہو جاتا ہے +

صغریٰ اثر دینی

عضو کا چھوٹا ہو جانا۔ یعنی اس کی ساخت کا کم اور تحلیل ہو جانا۔ خواہ اس کے ساتھ اصلی ساخت میں کوئی تبدیلی واقع ہو۔ یا نہ۔ اس کی وجہ بدنی پرورش کی خرابی ہو کر رہی ہے +

فساد ترکیب

ڈمی جبریش

کسی عضو میں غیر طبعی ساخت کا پیدا ہو جانا۔ جس سے اس کے فعل میں فتور آجائے مثلاً جگر کی ساخت میں چربی کا بڑھ جانا +

تقریح

سپوش

پیسپ پڑنا۔ پیسپ بن جانا۔ اس کی وجہ دونوں طبوں میں اس طرح بتائی

گئی ہے +

طب قدیم۔ جب کوئی مادہ یا رطوبت فاسد ہوتی ہے۔ اور وہ پیشاب پینہ وغیرہ کی شکل میں خارج ہونے کے قابل نہیں ہوتی۔ تو طبیعت حرارت غریبہ کی امداد سے اسے پیسپ کی شکل پہنا دیتی ہے +

طب جدید۔ درہل اس کی وجہ جراثیم ہوتی ہے۔ جراثیم کے بدوں پیسپ بنانا ممکن ہے۔ اگر تازہ زخموں کو جو صاف چھری وغیرہ سے پہونچے۔ بیڑنی جراثیم سے محفوظ رکھا جائے۔ تو اس میں پیسپ ہرگز نہیں پڑتی۔ پیسپ کے جراثیم مختلف ہیں +

اسکریشن

تقریح

قرحہ بننا۔ اعضاء کا نرم ہو کر بتدریج صلتع ہونا +

غانغرانہ

گنگرین

بدن کے بڑے حصے کا سڑنا۔ گلنا۔ یا مردہ ہو جانا۔ کیونکہ اگر جسم کے تھوڑے تھوڑے ذرات صنایع ہوتے ہیں۔ تو اُسے غانغرانہ کی بجائے "تقرح" کہتے ہیں۔ غانغرانہ کی وجہ عام طور پر رود و نوبوں کی رود سے (شرابی خون کا نہ پہنچنا ہے۔ جو زندگی کا سرچشمہ ہے۔)

ہیماپٹیٹس

نفث الدم

وہ خون جو پھیپھڑے وغیرہ کا سنہ کی راہ خارج ہوتا ہے۔

ہیمے ٹیٹس

تی الدم

تی کی راہ خون کا خارج ہونا۔ یہ عام طور پر معدہ کا خون ہوتا ہے۔ جو معدہ کی رگوں کے پھٹنے سے نکلتا ہے۔

ہیمی چوریا

بؤل الدم

پیشاب کے ساتھ خون کا خارج ہونا۔ خواہ وہ گردہ کا ہو۔ یا مثانہ۔ پیشاب کی تالی (مجری بول) کا۔

منوراجیا

استحاضہ

غیر طبعی طور پر حیض تقاس کے علاوہ رحم سے خارج ہونا۔

انفلا مشن

التهاب۔ ورم حار

وہ ورم جس کے ساتھ درد۔ جلن۔ سرخی موجود ہو۔ گرم ورم۔

اسکرافینولا

خنازیر

وہ مرض جو جبین گردن کی گلیٹیاں رعد و جاذبہ پھول جاتی ہیں۔ جسکو اردو میں کنٹھ مالا کہتے ہیں۔ اس کی وجہ طب یونانی کی رود سے سوداوی مادہ ہے۔ اور طب جدید میں اس کی وجہ خاص مٹم کے جراثیم بتائی جاتی ہے۔

أصول مطب

الف العنزہ

(از حکیم محمد عبدالواحد صاحب ناظم)

ابتداء مرض میں یہ نسخہ پلائیں۔

بہدانہ تین ماشہ۔ عناب پانچ دانہ۔ سہتاں گیارہ دانہ۔ تینوں ادویہ کو پاؤ بھر پانی میں جوش دیکر چھان لیں۔ اور شربت بنفشہ دو تولہ ملا کر پلائیں۔

گاہے اس نسخہ میں گل بنفشہ اور گل نیلوفر ہر ایک سات ماشہ اور خاکشی پانچ ماشہ (درصہ لبتہ) اضافہ کرتے ہیں۔

اگر بخار شدید ہو اور اس کے ساتھ ہی در دسری ہو تو مندرجہ ذیل نسخہ پلائیں۔
گل بنفشہ۔ گل نیلوفر ہر ایک سات ماشہ۔ بہدانہ تین ماشہ۔ عناب ۵ دانہ کو پاؤ بھر پانی

میں جوش دیکر چھان لیں۔ اس کے بعد اسی ادویہ کے جو شانہ میں مغزکد و تین ماشہ اور تخم کا ہو پانچ ماشہ پیکر چھان لیں اور شربت نیلوفر دو تولہ ملا کر پلائیں۔

اگر قبض ہو تو اسی نسخہ سے مغزکد و اور تخم کا ہو خارج کر دیں۔ اور سناہ کی پانچ ماشہ اضافہ کریں اور شربت نیلوفر کے بجائے تربجین دو تولہ سے شیریں کر کے پلائیں۔

اگر کھانسی شدید ہو۔ اور مریض اپنا گلا چھلتا ہوا محسوس کرے پیاس بھی بار بار لگتی ہو تو یہ نسخہ دیں۔

گوند بول اور کثیرا ہر ایک ایک ماشہ باریک پیکر خمیرہ خشنک یا شربت خشنک ایک تولہ میں ملا کر چٹائیں اور اوپر سے وہی عناب بہدانہ والا نسخہ پلائیں البتہ حسب

ضرورت اس میں شیرہ مغزکد و اور خمیرہ تخم کا ہو اضافہ کر سکتے ہیں۔ ایسی صورتیں لعوق معتدل بہترین چیز ہے۔ جس کا نسخہ یہ ہے۔ اس کو شب روز میں تین چار مرتبہ

۴۰ الف العنزہ (انفلو انزلہ) وہابی دیکام کا نام ہے جس کے ساتھ ضعف اور بخار ہوتا ہے۔

ایک ایک تولہ تک چٹائیں +

نسخہ لعوق معتدل: مغز بادام شیریں مقشر مغز کدوے شیریں ہر ایک
دس ماشہ۔ کتیرا۔ صمغ عربی۔ نشاستہ۔ رب السوس ہر ایک ڈیڑھ تولہ۔ نبات سفید
ترکیب: مغز بادام اور مغز کدو کو علیحدہ ہل بٹے میں پس لیں اور باقی ادویہ
کو علیحدہ باریک پسکر چھان لیں۔ اس کے بعد نبات سفید کا عرق گاؤ زبان کے
مہراہ قوام بنا کر ادویہ ملا دیں +

جبکہ مذکورہ عوارض کے ہمراہ قبض کی شکایت بھی ہو تو لعوق خیارشنبہ کا بار
بار چٹانا مفید ہوتا ہے۔ اس کا نسخہ یہ ہے:-

نسخہ لعوق خیارشنبہ: عناب۔ سہتاں ہر ایک پندرہ عدد۔ گل منبشہ فواشہ
تخم خلمی پانچ ماشہ۔ سنہ کی۔ شیر خشک ہر ایک ڈیڑھ تولہ۔ مغز الماس ساٹھ چار تولہ
خمیرہ منبشہ فین تولہ۔ تربجین چھ تولہ۔ روغن بادام شیریں ۶ ماشہ۔ مصری ڈیڑھ تولہ۔
ترکیب: ادویہ کو آدھ سیر پانی میں جوش لیں جب پانی نصف رہ جائے تو
آگ سے اُتار کر چھان لیں۔ اور اس میں شیر خشک۔ مغز الماس۔ خمیرہ منبشہ۔ تربجین
اور مصری حل کر کے دوبارہ چھان لیں اور آگ پر رکھ کر پکائیں۔ جب قوام درست ہو جائے
آگ سے نیچے اُتار لیں اور روغن بادام شیریں ملا کر رکھیں +
طاوہ ازیں شدید کھانسی کی حالت میں لعوق آب تربوز والا بھی نہایت مفید
ثابت ہوا ہے +

نسخہ لعوق آب تربوز والا: تخم شخاش سفید۔ صمغ عربی۔ کتیرا۔ نشاستہ ہر ایک
چودہ ماشہ۔ مغز تخم کدو۔ مغز تخم خیاریں۔ تخم خرفہ۔ تخم کاہو ہر ایک ڈیڑھ تولہ۔ مغز بادام شیریں
تین تولہ۔ روغن بادام شیریں چھ تولہ۔ تربجین چودہ تولہ۔ آب تربوز دس تولہ +
ترکیب: مغز کدو سے مغز بادام تک جس قدر ادویہ ہیں۔ ان کو عرق گاؤ زبان

بقدر ضرورت میں پیکران کا شیرہ چھان لیں۔ اس کے بعد شیرہ میں ترنجبین حل کر کے چھان لیں۔ اور آب تربوز کا اضافہ کر کے قوام بنائیں۔ جب قوام درست ہو جائے تو خشکاش سے نشاستہ تک کی ادویہ اور روغن بادام اضافہ کر کے رکھیں۔ دن میں تین چار مرتبہ چھ۔ چھ ماشہ کی مقدار میں انگلی سے چائیں۔

لعوقی سپتاں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن جبکہ قبض موجود ہو تو اسکو استعمال نہ کرنا چاہئے۔ اس کا نسخہ مشہور ہے۔ شدید کھانسی کی صورت میں گرم پانی کے بخارات سوکھانا بھی مفید ہے۔ جس کی ترکیب یہ ہے کہ ایک ٹونٹی دار برتن میں پانی کو جوش دیں۔ جب پانی خوب کھولنے لگے تو ٹونٹی کا منہ مریض کے منہ کے سامنے کر دیں۔ تاکہ بخارات سانس کے ذریعہ اندر پہنچیں۔ ٹونٹی چھوٹی ہو تو کوئی صاف نلکی ٹونٹی سے جوڑ کر کام لے سکتے ہیں۔ اگر ٹونٹی دار برتن کا انتظام نہ ہو سکے تو ایک بڑے دیگچے میں پانی کو جوش دیکر مریض کے منہ کے سامنے رکھیں۔

جبکہ مریض کے سینہ سے بلغم غلظت کی وجہ سے نہ خارج ہو اور اس کی وجہ سے بے قرار ہو تو اس صورت میں روغن کنجد سے حلوائنا کر سینہ پر باندھنا بھی مفید ہوتا ہے یا اسی حلوائے کی پوٹلی باندھ کر سینہ کی تلمیذ کریں۔ اور یہ نسخہ مفید رہتا ہے۔
نسخہ۔ گل منبشہ۔ اسطوخودوس۔ اصل السوس ہر ایک سات ماشہ۔ نبات سفید قلم سب کو پاؤسیر پانی میں پکا کر نیم گرم پلائیں۔

غلظت بلغم کی صورت میں یہ نسخہ بھی فائدہ بخشتا ہے۔

نسخہ۔ گاؤ زبان۔ گل گاؤ زبان ہر ایک تین ماشہ۔ عناب۔ اصل السوس کو پاؤسیر سوس گندم ہر ایک پانچ ماشہ۔ نبات سفید و دتورہ سب ادویہ کو پانی میں جوشیں اور چھان کر نیم گرم پلائیں۔

اگر انف العنزہ میں ذات الریہ یا ذات الحجب کی شکایت ہو جائے تو خیط ناک

ہوتا ہے۔ اس صورت میں ذات الیہ کے علاج کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔
 اگر ہڈیاں ہونے لگے۔ تو گرم پانی سے پاشویہ کریں۔ اور روغن گل دو تولہ سرکہ
 خالص دو تولہ اور گلاب پانچ تولہ کو باہم ملا کر اس میں کپڑے کی گدی بنا کر بار بار تارک
 سر پر رکھتے ہیں۔ اگر قبض کی شکایت ہو تو اسکو فی الفور ملین نسخہ سے جو کہ اوپر لکھا جا چکا
 ہے دور کریں حقنہ سے بھی دست لاسکتے ہیں۔

اگر مریض کو زیادہ دست آنے لگیں جن کے باعث وہ زیادہ کمزور ہو جا
 توائف العنز میں یہ ایک اندیشناک حالت تصور کی جاتی ہے۔ اس صورت میں
 لعوق سپتاں چٹائیں۔ یہ کھانسی کے لیے بھی مفید ہوگا اور باہستگی دستوں کو
 بھی بند کرے گا۔ اور مادہ الشعیر بریاں۔ حب الآس سات ماشہ پکا کر پلائیں۔ اس سے
 وہ ضعف و نقاہت بھی دور ہو جائے گا۔ جو دستوں کی وجہ سے پیدا ہو جاتا ہے
 اور نیز دست آہستہ آہستہ کم ہو کر بند ہو جاتے ہیں۔ یک لحتہ ان دستوں کا بند کرنا
 اچھا نہیں ہے۔ لہذا کسی قوی حابس دوا سے قطعی احتیاب کرنا چاہیئے۔ جبکہ اس
 مرض سے مریض نجات پا جاتا ہے۔ تو وہ حد سے زیادہ کمزور ہو جاتا ہے اور بعض
 مریضوں کے ساتھ کھانسی ایسی مالتہ دھوکہ دینے پر پڑتی ہے کہ ہمیشہ کے لیے رفیق
 بن جاتی ہے۔ لہذا اس کی طرف زیادہ توجہ کرنا چاہیئے کیونکہ مدت گزرنے پر
 اس کا زائل کرنا دشوار ہوتا ہے۔

ضعف و نقاہت کو دور کرنے کے لیے خمیرہ گاؤ زبان سادہ یا خمیرہ گاؤ زبان
 عنبری کھلائیں۔ اور کھانسی کے لیے لعوق سپتاں خیار شنبیری۔ لعوق معتدل۔
 لعوق آب تربوز و الا لعوق کتاں میں سے کوئی لعوق حالات کے موافق ہستمال
 کرائیں۔ مقدم الذکر لعوقات کے نسخے اوپر لکھے جا چکے ہیں۔ لعوق کتاں کا نسخہ
 درج ذیل ہے۔

نسخہ۔ لعوق کتاں۔ لعاب تخم کتاں (اسی) آدہ سیر میں قند سفید اور شہد خالص
ہر ایک آدہ سیر ملا کر قوام بنائیں +

چھ ماشہ سے ایک تولہ تک شبے روز میں تین چار مرتبہ چٹائیں +

علامہ ان لعوقات کے انف العنزہ کے بعد باقی رہ جانے والی کھانسی
میں گل قند گل بانسہ بھی مفید ثابت ہوا ہے۔ راقم الحروف کے تجربہ میں کئی بار
آچکا ہے۔ اس کے بنانے کی ترکیب یہ ہے +

گل قند گل بانسہ کے پھول پاؤ سیر لیکر پہلے ان کو کیڑے کوڑے اور
گرد و غبار سے اچھی طرح صاف کر لیں۔ اس کے بعد پاؤ سیر شکر سفید کے ہمراہ خوب
اچھی طرح کستال کر کے مرتبان میں ڈالیں اور اسکا منہ بند کر کے تین چار روز تک صاف
میں رکھیں اس کے بعد قابل استعمال ہے +

سات ماشہ سے ایک تولہ تک صبح۔ دوپہر اور شام کے وقت کھلائیں +

مرض انف العنزہ میں بعض معالج عموماً گرم خشک ادویہ سے علاج کرتے

ہیں۔ اور ان کو اس مرض کے لیے شافی خیال کرتے ہیں۔ لیکن انف العنزہ

کے گزشتہ زمانہ میں اکثر اطباء کو تجربہ ہو چکا ہے۔ کہ اس مرض میں اندھا

دھند گرم خشک ادویہ کا استعمال خطرناک صورت اختیار کر لیتا ہے۔

البتہ اگر تندرست آدمی بطور حفظا تقدم گرم خشک ادویہ و اغذیہ استعمال کریں

تو یہ اکثر مفید ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ عنذیہ میں گرم مصالحہ کا استعمال

کافہ وغیرہ جراثیم کش ادویہ کا سو گھنڈا اجوائن۔ دار حبیبی جیسی ادویہ کا

جو شانہ معند و زیامر کبانج کے وقت پینا اکثر اوقات جملہ امراض سے

محفوظ رکھتا ہے +

ربائش۔ مریض کی چار پانی ایک صاف ہوا دار کمرہ میں رکھنی چاہئے اور اسکو گرم

رکھنا چاہئے۔ مریض کو ہوا کے جھونکوں سے بچانا چاہئے۔ لہذا اس کی چارپائی دیکھ
یا دروازہ کے سامنے نہیں ہونی چاہئے۔

غذا۔ غذا لطیف اور زود ہضم کھلائیں۔ اثناء مرض میں آتش جو ایک بہترین
غذا ہے۔ یہ دوا اور غذا دونوں کا کام دیتی ہے۔ اس کے علاوہ ساگو دانہ۔ یا دلیہ
گندم بھی دے سکتے ہیں۔ اگر مریض ان چیزوں سے اکتا جائے تو مونگ کی دال
یا شوربا چپاتی دیں۔ گوشت میں گھیا پکا کر اس کا شوربہ دینا چاہیے۔ سرخ مرچ
بالکل نہ ڈالیں بہتہ کسی قدر فائقہ کے لیے گرم مصالحہ ڈال سکتے ہیں۔ ساگو دانہ کو
بجائے دودھ کے مغز کدو اور مغز بادام شیریں مقشر کے شیرہ میں پکائیں۔
اگر مریض کو دست آتے ہوں تو اس صورت میں مادہ الشحیر بریاں یا دلیہ
گندم بریاں بہترین غذا ہے۔

پانی۔ پانی کے بجائے عرق گاڈ زبان نیگرم یا بجوش یا ہوا پانی پلانا مفید ہے
سرد پانی سے پرہیز کرنا چاہئے۔
پرہیز۔ مریض کو سرد ہوا کے جھونکے لگنے سے بچائیں۔ اور ایسی چیزوں کے
پینے یا کھانے سے روکیں جو بالفعل سرد ہوں۔ یہاں تک کہ سرد پانی ہی نہ پینے دیں۔
نیز زیادہ گرم خشک اغذیہ و ادویہ سے بھی پرہیز کرنا چاہئے۔

ناظرین سے اتنا سہ ہے کہ وہ خط و کتابت میں چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں
جو کہ چٹ پر نام کے ساتھ قلمی لکھا ہوا ہوتا ہے۔ بعض حضرات صرف اپنا نام لکھ دیتے
ہیں۔ اس صورت میں دفتر کو تعمیل میں تکلیف ہوتی ہے۔ بلکہ بعض اوقات مجبوراً
تعمیل نہیں کی جاتی۔

ناظم

عمل احقان

(۹)

احقان عضلی

(از عالیجناب اکثر محمد عثمان خاں صاحب دل۔ مہم ہس۔ مامور طبی یا سست بڑوانی)

لے ٹاگز ل

یہ شکھیا کا خامسی نمک ہے۔ حامض زربخانی زارسی نیس اے بیڈم یامض زربخی زارسی فی لک ایسڈ) اور سوڈیم درمیدم سے بنایا جاتا ہے۔ اس کے اندر ۲۷ فی صدی کے قریب شکھیا کا جزو شامل ہے +

صفات طبیعی۔ یہ ایک سفید رنگ، بے بو، دانہ دار یا قلمدار سفوف ہے اور اس کا مزہ نگیں ہے +

اسکا حصہ ہتے پانی میں مغل ہو جاتا ہے +

مقدار پیکاری۔ ۳ سے ۴ گرام (تھوڑے تھوڑے پیمائش) گرم کر کے سرد کر لیا گیا ہو، میں محلول کر کے اس کا ۱۰ فی صدی طاقت کا سیال بنا کر عضلی پیکاری کی جائے +

(ذلتبلا) اس کا سیال زیادہ مدت تک رکھا رہنے سے خراب ہو جاتا ہے اس کے سیال کو چند لمحات سے زیادہ دیر تک گرم نہیں کرنا چاہئے۔ ورنہ وہ زرد رنگ کا اور زہریلا ہو جاتا ہے۔ زرد سیال ہرگز کام میں نہیں لانا چاہئے + خواص۔ ساخت جسم میں خامسی سے ثلاثی بن کر جراثیم آتشک، ملیریا، مرض النعم ریلی پنکٹیکٹ نیس) وغیرہ کو ہلاک کرتا ہے۔ مگر جو جراثیم ابتدائی اور تخم کی حالت میں ہوتے ہیں اون پر یہ اثر نہیں کر سکتا۔ گرم ممالک کے بعض ایسے بخاروں کو جھکی

ماہیت نہیں ہے بعض اوقات اچھا کر دیتا ہے۔ کالاً آزار۔ پکا گرا۔ سرطان وغیرہ کے علاج میں مستعمل ہے۔

دستور استعمال۔ ایٹا گزل، سو آرمین وغیرہ کے استعمال کے کئی طریقے ہیں بہت سے اطباء ان کی جلدی پکپاری دیتے تھے مگر عضلی پکپاری بہتر ہے کیونکہ یہ مرکبات لذاع راری ٹینٹا) میں۔

اکثر طبیب اسے ۱۰ گرام کی مقدار میں ہر دسویں یا گیارہویں من دینا پسند کرتے ہیں۔ مگر یہ بات مسلم ہے اور اب سب ماننے لگے ہیں کہ ابتداء میں پہلی پکپاری زیادہ مقدار کی مثلاً ایک گرام دی جاوے۔

اسکا سیال اس طرح بنانا چاہئے کہ پہلے آب مطہر خوب گرم کر کے ٹھنڈا کر لیا جاوے۔ پھر اس میں دو ملا کر چند لمحے چرائے گا بے دود پر گرم کر کے حل کر لیا جائے سیال ۲۰ فی صدی طاقت کا ہو تو بہتر ہے۔

یہ دوا کب تک جاری رکھی جائے اس بارہ میں اختلاف رائے ہے مگر یہ ضروری ہے کہ اگر ایک ماہ سے زیادہ علاج اس کے ذریعہ جاری رہے تو مرض کی بصارت اور وسعت نظر پر بخوبی نگرانی رکھی جائے۔ جب نظر کی تیزی میں یا اس کی وسعت میں ذرا بھی کمی شروع ہو تو سمجھنا چاہئے کہ عصبہ مجوفہ پر زہر ملایا اثر ہونے لگا ہے، پس بالکل اندھا ہونے کا انتظار نہ کریں بلکہ فوراً یہ دوا بند کر دینی چاہئے اٹا گزل کے دیر تک استعمال کرنے سے بعض اوقات پے ری فرل فیورل سلسلے والہ تاب عصبی محیل نمودار ہو جاتا ہے۔

بعض محققین مثلاً سر پیٹرک مین سن کا عقیدہ ہے کہ اٹا گزل اور سو آرمین

۱۔ ایک گرام۔ تقریباً ۱۵۰ فٹ یعنی ۱۵۰ رتی۔

۲۔ سراج روجی۔ اسپرٹ لیمپ۔

خفیف مقدار میں عرصہ دراز تک جاری رکھنا اس سے زیادہ مفید ہے کہ زیادہ عرصہ تک ایک دم دی جاوے۔ مین سن کا خیال ہے کہ اگر یہ دوا زیادہ عرصہ تک تھوڑی مقدار میں دی جاوے تو جراثیم سی لی پنگ سک نہیں (مرض النوم) بالآخر بتامیہ اور قطعی طور سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ یہ محقق ایٹا گزل کو ایک سے ۴۴ قحہ (گرین) تک ہفتہ میں ایک یا دو بار دیتا ہے +

بعض حالات میں باوجود زیادہ مقدار دینے کے جراثیم سیلان خون سے قطعی طور سے کبھی خارج نہیں ہو جاتے۔ ایسی حالت میں اس دوا سے درگزر کے سال در سن دینا چاہئے۔ یا سال در سن نہ ملے تو سرمہ کے مرکبات دینا چاہئے +

بعض مریضوں میں درد شکم، غصے وغیرہ اس کے استعمال سے جاری ہو جاتے ہیں اور یہ دوا بند کرنا پڑتی ہے +

اکثر پککاری دینے کے بعد بخار آ جاتا ہے، مگر یہ غالباً اس وجہ سے ہوتا ہے کہ جراثیم ہلاک ہو کر خون میں منتشر و منحل ہو جاتے ہیں اور ان کے اجسام کے اندر کے سمیات جذب ہو جاتے ہیں۔ یہ عارضی بخار ہے +

خلاصہ استعمالات

- ۱۔ مرض آتشک کے لیے اب اس کی پککاری پسند نہیں کی جاتی، کیونکہ سال در سن اور سال در سن کے نئے مرکبات موجود ہیں وہ علاج آتشک کے لیے بہتر ہیں +
- ۲۔ مزمن طیبر یا موسمی بخار میں اس کی پککاری مفید ہے +
- ۳۔ کالا آزار میں نہایت مفید مانا گیا ہے اور اس کی پککاری دی جاتی ہے +
- ۴۔ سیلپنگ سک نہیں (مرض النوم) کے علاج میں اس سے بہت افاقہ ہوتا ہے، اگرچہ مرض کا پورا قلع فتح نہیں ہو سکتا ترکیب اتھال یہ ہے :-
- ۶ قحہ ایٹا گزل کو منحل کر کے عضلی پککاری دی جاوے +

دوسرے دن پر اسی عمل کے فریجہ ۶ قحہ کی پکاری دی جاوے +

دو پکاری کے بعد ۸ روز تک کوئی پکاری نہ دی جاوے +

گیارہویں روز پھر ۶ قحہ کی پکاری دی جاوے +

اسی طرح بارہویں روز پھر " " "

اس طرح ہر آٹھ آٹھ روز کے وقفہ کے بعد دو پکاریاں دی جاویں۔ کئی ہفتے تک یہ عمل جاری رکھنا چاہئے، مگر شکلیا کے زہر کی علامات کا بغور منتظر رہنا چاہئے۔ جب کوئی علامات معلوم ہو فوراً یہ دوا بند کر دی جاوے۔ اس کے استعمال میں اکثر عصبہ باصرہ یا عصبہ مجوزہ میں ہزال واقع ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے +

اس طرح استعمال ایٹاگزل سے مرض النوم کے جراثیم ثاقبۃ الجسم خون و غدو وغیرہ سے بالکل غائب ہو جاتے ہیں، مگر مریض کو اس مرض سے قطعی آرام کی صورت ہونے کے متعلق اختلاف آرام ہے +

سو آمن

خواص استعمال میں ایٹاگزل سے مشابہ ہے۔ اس کے اندر ۲۲ فی صدی کے قریب شکلیا شامل ہے +

ایٹاگزل کی نسبت یہ کم سمیت اور خفیف شدت کی دوا ہے۔ احتقان جلدی میں اسکا کچھ بیان دیا گیا ہے۔ مگر عضلی پکاری بہتر ہے +

آرس ایسی ٹن

ایٹاگزل و سو آمن سے مشابہ ہے۔ مگر ان ہر دوا سے اس کی شدت سمیت کمتر ہے لیکن اس کے ساتھ اسکا اثر بھی خفیف تر ہے +

آرسو ڈال

اس کا بیان اس سے پہلے گزر چکا ہے۔ اس کے اندر ۲۵ فی صدی شکلیا شامل ہے

خواص استعمال۔ ایٹا گزل سے مشابہ ہیں۔

(۳) سالورسن

مختلف مترادف نام۔ (۱) ڈائٹے ڈوڈائے ایٹا نو۔ آرسی نو بین زین۔

(۲) آرسی نو بین زال۔

(۳) آرسی دان۔

(۴) آرسی نو بلان۔

(۵) اہرلک۔ ہٹا نمبر ۶۰۶۔

طبعی و کیمیائی صفات۔ ایک ہلکے زرد رنگ کا سفوف ہے جو پانی کے ساتھ مکمل ہو جاتا ہے۔ امتحان کے وقت اس کے مادہ میں تڑشی کا اثر دیکھی اور کائی کے کاغذ کے رنگ کی تبدیلی سے ظاہر ہوتا ہے۔

ماہیت۔ یہ شکہیا کا ایک ثلاثی مرکب ہے جو ایٹا گزل (خامشی) میں کیمیائی تغیرات پیدا کرنے سے حاصل ہو جاتا ہے۔ یہ تغیر کس ترکیب سے واقع ہوتا ہے اس کی تفصیل قانون ”محفوظ“ (پے ٹنٹ) کے ذریعہ پوشیدہ رکھی گئی ہے۔ دراصل یہ ایسا سربستہ راز ہے جسے صاحب موجد اصلی (اہرلک) نے ایک عمر کی محنت سے چھ سو پانچ دیگر مرکبات بنانے اور نہایت سخت جانکاوی اور محنت شاقہ کے بعد دریافت کیا۔ اسی لئے اسے محفوظ کر دیا۔ دراصل خامشی ایٹا گزل کے اجزائے مرکب میں سے دو جز گھٹا کر اور کو ایسا ترکیب دیا گیا ہے جس سے حاصل شدہ سفوف

۱۔ ٹرمرک پے پر۔

۲۔ پٹا ولسٹ۔

۳۔ لٹس پے پر۔

۴۔ پٹا ولسٹ۔

۵۔ ٹرائی ولسٹ۔

رسالہ رسن کے اندر سنکیا کے صرف تین حصے باقی رہ گئے اور ایک ثلثی مرکب
جامل ہو گیا۔

مقدار پچکاری ۶ سے ۹ گرین (تھم) تک، مخصوص ترکیب سے حل کرنے
کے بعد، بذریعہ عضلی پچکاری کے لیکن اس کی ورید پچکاری اب زیادہ مستعمل ہے
اور بہتر بھی ہے۔

عورتوں اور بچوں میں مقدار کم دی جاتی ہے جسکا اندازہ مریض کی حالت سے
کرنا چاہئے۔

دستور العمل۔ سالہ رسن کی ایجاد کے بعد ابتداء میں اس کی جلدی پچکاری
دی جاتی تھی۔ مگر بوجہ شدید ہیج و لذاع ہونے کے اب یہ قطعی متروک ہے۔
اس کے بعد عضلی پچکاری رائج ہوئی، جو بہتر طریقہ تھا۔ اس میں خراش و درد کمتر ہوتا
ہے اور دوسرے ہی چند فوائد ہیں۔ اب بھی اکثر اطباء اس کی عضلی پچکاری کرتے
ہیں۔ مگر جدید محققین عضلی پچکاری سے ہی بہتر وریدی پچکاری کو سمجھتے ہیں اور
اسی پر زور دیتے ہیں۔ وریدی عمل اگرچہ مشکل ہے اور ماہر اور تجربکار اور ستاد ہی
کام حق ہے، مگر اس میں لذاع و خراش، درد اور دیگر نقصانات کا اندیشہ بالکل نہیں
رہتا۔ یہاں ہم ہر دست عضلی پچکاری کے متعلق دستور العمل درج کرتے ہیں:-

درد عصابہ کا عجیب نسخہ۔ درد عصابہ مشیقہ خواہ کتنا ہی شدید مزمن کیوں نہ ہو اسکے استعمال سے
دور ہو جاتا ہے۔ مزمن سے مزمن مرض چار پانچ دفعہ کے استعمال سے زائل ہو جاتا ہے۔ نسخہ: برگ نیوٹ
تازہ رنیم پختہ یا پختہ اور سبز ہو تو اچھا ہے) ایک سٹھی بھر کر لیکر اس میں دو ایک کنکری نمک طعام کی ملا کر خوب
میس تاکہ عرق نکل آئے۔ مریض کو لٹا کر جس طرف درد ہے اس کے مخالف جانب کان میں رنیم اس
کہتے ہوئے) ڈال دیں۔ اور اس کے بھوک کو مقام مرض پر مل دیں۔ اس کے بعد کوئی مسکن دوا
شمار عرق عجیب یا عرق کافور لگا دیں۔ ۱۵-۲۰ منٹ تک مریض کو لیٹا رہنے دروغالب
ہو جائے گا۔

عبد السلام اسلم بنگلوری

بخار کا ایک مفید نسخہ

(از حکیم نجمہ اسماعیل صدیقی)

میں ایسح کی اس صدا کا ہمنوا ہوں کہ کسی ایک دوا پر لفظ "مغرب" کا غلاف چڑھا کر
اندھا دھند استعمال کرنا خطرے سے خالی نہیں لیکن میں اس امر کو بھی یقین کامل کے
ساتھ آپ کی اور نیز ناظرین ایسح کی خدمت میں عرض کرنے کی جرأت کرتا ہوں اور
غالباً اس سے کسی کو انکار بھی نہیں ہو سکتا کہ ہماری طب ریونانی و ویدک میں ایسے
صدائے نسخہ جات ہیں۔ جنکو اگر ایک لائق معالج موقعہ اور محل کے لحاظ سے استعمال
کرتا ہے۔ تو وہ اکثر ۹۰ فی صدی کامیاب ہوتا ہے +

ایسے نسخوں میں سے میں آج ایک ویدک نسخہ ایسح کی برادری میں پیش کرتا ہوں
جو کہ ہر ایک قسم کے بخار میں بدرقہ مناسب سے مفید بیان کیا جاتا ہے۔ لیکن میں نے
اسکو احتیاطاً بلغمی بخاروں میں استعمال کیا ہے اور اتفاق سے زیادہ تر عورتوں
کو استعمال کرانے کا موقع ملا ہے (خدا کے فضل سے ہر جگہ کامیابی ہوئی ہے +
نسخہ کے اجزاء کو دیکھ کر ممکن ہے کہ ہمارے بعض اطباء اس کو اچھی نظر سے نہ
دیکھیں۔ اور سنی اجزاء ہونے کی وجہ سے اسکو اپنے اصول علاج کے منافی سمجھ کر
اسکو ناقابل استعمال خیال کریں۔ ایسے حضرات کو بذریعہ طبی جراند اس قسم کے شبہات
کے جواب ملی چکے ہیں۔ اور اطباء کا ایک گروہ عرصہ سے اس قسم کی ادویہ سے مستفید
ہو رہا ہے اور نیز خلق خدا کو مستفید کر رہا ہے۔ لہذا ہم کو "خُذْ مَا صَفَا وَدَعْ مَا لَدُنْكَ"
پر عمل کرتے ہوئے ایسی ہر ایک دوا کو اپنے یہاں مدون و مروج کر لینا چاہیے۔

جد بار بار استعمال سے مفید ثابت ہو چکی ہو اور اس سے کسی قسم کا ضرر بھی نہ پہنچتا
ہو۔ اور اگر ضرر پہنچتا بھی ہو۔ لیکن یہ ضرر اصل مرض کے ضرر سے کم ہو تاہم ہم کو

اس کے اختیار کرنے میں گریز نہیں کرنا چاہئے۔ اور خواہ وہ دوا ویدک سے تعلق رکھتی ہو اور خواہ ڈاکٹری سے اُس کو بنی نوع انسان کے فوائد کا لحاظ رکھتے ہوئے اختیار کر لینا چاہئے +

جس نسخہ کو میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ اس کا ویدک نام "مرتیو رس" ہے جس کے معنی ہیں "موت پرستج پانے والا رس" واقعی اس کے فوائد کو دیکھتے ہوئے اس کا یہ مبالغہ آمیز نام کچھ برا نہیں ہے +

اگرچہ یہ نسخہ عرصہ سے میرے زیر استعمال ہے اور میں اس کو تیار کر کے ہمیشہ اپنے پاس رکھتا ہوں، لیکن حال ہی میں دو مریضوں پر میں نے اس کو استعمال کیا ہے اور کامیاب ہوا ہوں لہذا ان میں سے صرف ایک مریضہ کا حال ہدیہ ناظرین کرتا ہوں جو اُمید ہے کہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا +

ایک مریضہ عمر ۶۰ سال آٹھ دنس روز سے بخار کھانسی میں مبتلا تھی لیکن چونکہ کسی دوا کے کھانے پینے سے پرہیز کرتی تھی۔ لہذا اُس کا کوئی علاج نہیں کیا جا رہا تھا۔ ایک روز اس کی حالت دگرگوں ہو گئی سینہ میں بلغم بولنے لگا۔ جیسا کہ عموماً جاں کنی کے وقت ہوتا ہے۔ اطراف سرد ہو گئے۔ نبض دب گئی وارثوں کو اس کے تمکف ہو جانے کا یقین کامل ہو گیا۔ لیکن محبت بڑی بلا ہے۔ مریضہ کا لڑکا نہایت سراسیمگی کے عالم میں میرے پاس آیا۔ اور بھرائی آواز سے اپنی والدہ کی موجودہ حالت کا تذکرہ کیا۔ اور کہا کہ اگر کوئی ایسی دوا ہو جو اس کو چٹانی جائے تو ہم چا دیں گے چونکہ مریضہ کے حالات قُرب موت کی طرف اشارہ کر رہے تھے لہذا میں نے بلحاظ دفعہ ارقی "مرتیو رس" کی دو گولیاں اپنے پاس سے دیں۔ اور باریک پیکر شہد میں ملا کر چٹانے کو کہا۔ گولیاں استعمال کرانی گئیں اور خدا کے فضل سے دو تین گھنٹے کے بعد وہ تمام علامات دور ہو گئیں۔ جن کی موجودگی سے موت کا خیال کیا جا رہا تھا۔ چنانچہ مریضہ

کے ہاتھ پاؤں جو کہ پہلے سرد تھے گرم ہو گئے۔ نبض جو کہ دب چکی تھی اور نہایت ضعیف اور سبک رفتار تھی اسی کہ انگلی کے نیچے بدقت محسوس ہوتی تھی اب اچھی طرح چل رہی تھی۔ کھانسنے سے بلغم بغیر وقت کے خارج ہونے لگا۔ غرضیکہ سوائے بخار کے تمام عوارض میں تخفیف ہو گئی۔ اس کے بعد پھر دو گولی شام دو گولی صبح تین روز تک استعمال کرائی گئیں۔ اور مریضہ بفضلہ صبح و تندرست ہو گئی۔

اب میں آپ حضرات کو زیادہ دیر تک اس نسخہ مبارک کا انتظار کرنا بہتر نہیں سمجھتا۔ لہذا بجنسہ درج ذیل کرتا ہوں۔ اور اُمید کرتا ہوں کہ آپ حضرات بھی اس نسخہ کو تیار کر کے اپنے مطب میں مریضوں کو استعمال کر کے خود بھی مستفید ہونگے اور دوسروں کو بھی مستفید کریں گے۔ نسخہ یہ ہے۔

نسخہ مرتبہ جسے رس۔ بیش مصفی (بچپناک شدہ) فلفل سیاہ فلفل دراز
رہیل اکبریت مصفی۔ سوا گہ شگفتہ ہر ایک ۶ ماشہ شکر رومی مصفی ایک تولہ +
ترکیب۔ بیش جسکو بچپناک اور سیٹھا تیل بہ بھی کہتے ہیں۔ اس کی عمدہ گڑ
لیکڑ ٹکڑے ٹکڑے کریں۔ اور ان کو پیشاب مادہ گاؤں میں رات کو بھگو کر رکھ دیں۔
صبح کے وقت دھوپ میں رکھ کر خشک کر لیں۔ اور باریک پس چھان کر مقررہ
مقدار وزن کر کے لیں۔

مرج سیاہ فلفل دراز کو علیحدہ علیحدہ پسکر چھان لیں اور وزن کر کے مقررہ
مقدار لیں۔

کبریت مصفی۔ کبریت یعنی گندہک آملہ سار کو دو چند روغن گاؤں کے ہمراہ کچھ
میں ڈالکر گھلاتیں۔ اور کم از کم دس گنے شیر گاؤں میں ڈال دیں۔ دودھ سے
گندہک نکال کر پھر بدستور روغن گاؤں میں گھلا کر شیر گاؤں میں بچھائیں۔ اسی طرح
تین مرتبہ کریں۔ ہر مرتبہ روغن اور شیر نیا ہونا چاہئے۔ اس کے بعد گندہک کو

کپڑے سے اچھی طرح صاف کر کے باریک پیسے اور حسب ضرورت باریک
پیکر لیں +

سہاگہ کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے توڑے یا کرچھے میں ڈال کر آگ پر
رکھیں۔ کسی سیخ سے چلاتے رہیں۔ یہاں تک کہ وہ مشگفتہ ہو جائے۔ لیکن جلنے
نہ پائے۔ اس کے بعد باریک پیکر ضرورت کے موافق تول کر لیں +

شکرٹ کو سہ چند آب لیموں میں کھل کر یں یہاں تک کہ وہ خشک ہو جائے۔
اس کے بعد وزن کر کے جس قدر ضرورت ہو۔ لیکر کام میں لائیں +

جملہ ادویہ حسب اوزان مقررہ لیکر کھل میں ڈالیں۔ اور آب برگ پان یا
آب اورک میں چار پہر کھل کر کے دانہ مونگ کے برابر گولیاں بنا کر خشک کریں۔
اور بحفاظت شیشی میں رکھیں +

مقدار خوراک۔ ایک گولی سے چار گولی تک حسب عمر و طاقت استعمال
کریں +

بدرقات۔ جملہ اقسام کے بخاروں میں رمیں نے صرف لمبھی بخاروں میں استعمال
کیا ہے) شہد کے ہمراہ کھلائیں۔ کھانسی بخار میں بھی شہد کے ہمراہ کھلانا ہی بہتر ہے
ہنپاتی بخاروں میں آب اورک کے ہمراہ دیں۔ پُرانے بخاروں میں زیرہ اور قند سیاہ
کے ہمراہ کھلائیں۔ سوتی جھارے میں ہمراہ شیر گاؤ استعمال کریں پر سوتی بخار
میں شہد یا آب اورک کے ہمراہ کھلانا بہتر ہے +

تذبیح۔ چوبیس گھنٹے میں دو دفعہ سے زیادہ نہ کھلائیں +

ایسح کے پھلے پچے

ناظم دفتر ایسح

ایسح سال اول کے دس پرچوں کی قیمت عام علاوہ محصول +

علمی شکوک

فتح کبریتی

(از جناب حکیم سید علی کوثر چاند پوری)

مولانا شادانی کا مختصر مگر دلچسپ مضمون، جسکو میں بتیابی انتظار کے بالکل آخری اور سخت لمحات میں التفاتِ ناز کا بہترین اور خوبصورت مرقع خیال کرتا ہوں، نظر سے گذرا۔

جناب شادانی کے جذبات لطیف کسی علمی تحریر میں، یقیناً، میرا تجسیر، وغیرہ الفاظ دیکھ کر غالباً اس قدر مجروح ہو گئے، کہ اُن میں یہ حس باقی نہیں رہا کہ مضحکہ خیز حقیقتاً کوئی ایسا موقع خطاب ہے۔ جس سے کسی ستانت پسند شخص کا نیازِ آرزو پامال نہیں ہو سکتا۔

اُنکا یہ رنگِ حلاوت میری شانِ طبابت کے منافی ہے۔ یا میرے جذباتِ خیراندیشی کا خون کرتا ہے؟ ہرگز میرا یہ مدعا نہیں۔ کیونکہ مجھ سے صد ہا سال قبل حافظ مرحوم کے شاعرانہ، حقیقی حیات نے اس مفہوم کو ضروری حد تک صاف کر دیا ہے اس لئے براورِ شادانی کا یہ خاص عطیہ میرے نزدیک ہر حیثیت سے اک نہایت شاندار طغرائی امتیاز ہے۔ جو بہت ہی پاک جرم کی پاداش میں بارگاہِ معنی سے عطا ہوا ہے اور میں تو اپنے تاثراتِ قلب کی صیغہ ترجمانی کے لیے حافظ کے اس پاکیزہ جذبہ کا اعادہ کافی سے زیادہ سمجھتا ہوں۔ جواب تلخ.....

حقیقت یہ ہے، کہ اس مضمون کے کرخت الفاظ ہی ذریعہ کامیابی سمجھے جاسکتے ہیں خصوصاً اس وقت جبکہ وہ کسی ایسے مقدس وجود کی طرف منسوب ہوں جس کی ذاتِ گرامی کے ساتھ بہت سے تشنہ کا مانِ حیات کی خصوصی التجائیں ابتر ہوں۔ اور اس سے

بعض خاص اکتشافات کی گہری توقع۔

میں نے اپنے معزز معاصر کو مجبور نہیں کیا کہ وہ خواہ مخواہ میرے تجربہ سے اتفاق ظاہر کر دیں بلکہ تجربہ کا عدالہ صرف اس غرض سے دیا گیا تھا کہ یہ ایک ایسی دلیل ہے جس سے اتفاق قطعاً ناگزیر ہوتا ہے۔ المشاہدۃ اقوی الدلائل آپ نے سنا ہوگا پھر نہ معلوم کیا سبب ہے ایک تجربہ کو جو تقریباً مشاہدہ ہی ہوتا ہے (بائیں تحقیر ٹھکرا دینے کا۔ میں جانتا ہوں اصولی تجربہ ابھی یہاں تک ذلیل نہیں ہو گیا کہ اسکو علمی بحث سے خارج کر دینا ضروری ہو)۔

مولانا شادانی، میرے پیش کردہ دلائل کو مسلمات نہیں سمجھتے۔ حالانکہ فن طب اُن کو بہت زیادہ اہم خیال کرتا ہے۔ آخر مجھے بتائیوں نہیں یا جاتا۔ مسلمات کا معیار توازن کیا ہے؟ کیا وہی اور صرف وہی جو اہر ریزے مسلمات قرار دیے جاسکتے ہیں جو جناب شادانی کے قلم سے رشتہ اتحاد مرتبط رکھتے ہوں۔

میرے اچھے دوست۔ میں اس جگہ ایک بیتاب اور عثوق دل سے نکلنے والے قہقہے کی گونج میں جناب کے گوشِ مبارک تک دوبارہ وہی صدائے مضحکہ انگیزی آواز سامعہ خراش، پہونچانے کی جرات کرتا ہوں۔ جس سے جناب کے نہایت لذیذ اشتغال میں خفیف سی حرارت پیدا ہو چکی ہے۔ اور جسکو اب کی مرتبہ فلسفہ حکمت کی مخصوص ترین توجہ اور پوشیدہ کار فرمائیوں نے پہلے سے زیادہ قوی بنا دیا ہے۔

امید ہے، جناب میرے اختلاف کو متعصبانہ شغف و اہٹاک سے بالکل الگ پا کر، مجھے دلائل سے مطمئن بنانے کی سعی فرمائیں گے۔

~~~~~



# جمعیت طلبائے قدیم

بزم اجباب

کشتے کہ عشق واروانہ گذاردت بیاں

بہ جنازہ گر نیانی۔ بہ مزار خواہی آمد

جذبہ صادق کا بھلا ہو کہ اسے بہر گوشت فتح و کامیابی ہوتی ہے۔ ہمارے دوست مولوی حکیم محمد احمد صاحب مراد آبادی کو جمعیت کے ساتھ جو خلوص و محبت ہے۔ میں دل سے قائل ہوں کہ وہ قابل قدر ہے۔ میں نے اس سال ماہ دسمبر میں شکوہ محبت کے طور پر لکھ دیا تھا کہ عرصہ سے جذبہ کا اظہار کر رہے ہیں۔ مگر نہ معلوم وہ کون سے جہود ہیں کہ انکا ارادہ قوت سے فعل میں نہیں آتا۔ میرا اس قدر لکھنا تھا کہ وہ باوجود مجبور و معذور اور مصروف کار ہونے کے رواں دواں مراد آباد سے دہلی وارد ہوئے۔ اور گرمی محبت سے شدتِ سرا کی تکلیف بھی کافور ہو گئی۔ کئی روز تک بلی روتی افزہ رہے۔ جمعیت کے متعلق بہت سے مستندین سے ملے۔ تبلیغ و اشاعت کے بہت سے مفید مشورے ہوئے۔ حکیم مولوی شمس الاسلام صاحب نائب معتمد جمعیت کو شہر سے قردل باغ تک پکڑ کر لائے۔ اور چندہ دلوانے کے علاوہ جمعیت کے کاموں کے لئے ابھارا۔ اگرچہ مولوی شمس الاسلام صاحب کی طرف اس عہدہ کے بعد بھی وہی شکایت قائم ہے۔ اور غالباً آئندہ بھی دور نہ ہوگی۔ ہاں اگر اُنے کام لینے کے لیے مولوی محمد احمد صاحب دہلی میں موجود رہیں۔ تو شاید یہ شکایت دور ہو سکتی ہے۔

کبیر الدین

تحریر انتساب اسمی میں ایک نئی آواز

اس سال ماہ گذشتہ میں جناب مولوی حکیم محمد احمد صاحب اور جناب میر نے ایک

مبارک تحریک ہمارے سامنے پیش کی ہے۔ اور جس کا خلاصہ یہ ہے۔



”ہر وہ طالب علم جو طبیہ کالج دہلی کا سند یافتہ ہو وہ اپنے نام کے آگے ”درجہ“ اور درجہ کے بعد لفظ طبیک یا طبی لکھا کرے۔ جس سے یہ پتہ چلیگا کہ یہ طبیہ کالج دہلی کا تعلیم یافتہ ہے جس طرح سے علیگڑھ کالج کا تعلیم یافتہ اپنے نام کے ”بعلیگ“ لکھا کرتا ہے۔“

اب میں کوئی شک نہیں کہ یہ تجویز ایک مفید اور قیمتی تجویز ہے۔ میرے دماغ میں بھی عرصہ سے یہ خیال گھوم رہا تھا کہ اسی انتساب کے لیے کوئی مختصر لفظ تجویز کیا جائے جس سے ہم لوگ لمبی لمبی عبارتوں کے لکھنے سے بچ جائیں۔ اسکا تذکرہ میں اپنے دوستوں سے بھی بار بار کیا کرتا تھا۔ مگر شک ہے کہ اب تحریک نہایت ہو و نہایت کے ساتھ اسح کے ذریعہ اٹھی ہے۔ اور اب ہر شخص کو رائے دینے اور اظہار خیال کرنے کا موقع مل گیا ہے۔

ہر دست آپ حضرات نے لفظ طبیک یا طبی تجویز کیا ہے۔ اور یہی دونوں الفاظ معرض بحث ہیں اس لیے میں بھی اپنی حقیر رائے پیش کرنے کی جرأت کرتا ہوں۔ واقعی یہ دونوں الفاظ نہایت خوبصورت اور اچھے ہیں۔ مگر ان میں کوئی تخصیص نہیں معلوم ہوتی۔ ہندوستان میں کئی طبیہ کالج کہلاتے ہیں۔ مثلاً مدراس کا طبیہ کالج نظام طبیہ کالج۔ لکھنؤ طبیہ کالج۔ یا ابھی جو مدراس ادنیٰ ہیں۔ کل وہ کالج کہلا سکتے ہیں جس طرح ہمارا کالج کل تک مدرسہ کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ اس لیے ظاہر ہے کہ لفظ طبی یا طبیک ہر طبیہ کالج کا مستند اپنے نام کے ساتھ لکھ سکتا ہے۔ اسی صورت میں ہمارا مدعا فوت ہوتا ہے۔ اس لئے میں کئی ایسے الفاظ پیش کرتا ہوں جس سے کم از کم یہ اشتراک و عمومیت دور ہو سکتی ہے۔ مثلاً اجمل طبیک اجلی۔ مسیحی۔ یعنی ان الفاظ کو لفظ طبی یا طبیک کی بجائے درجہ کے بعد لکھا جائے۔



اجملطیک میں عالیجناب معالی القاب سیح الملک بہادر کے نام نامی (راجہ) کے ساتھ طبی کے شروع کا حرف ط۔ اور کالج کے شروع کا حرف ک، انگریزی قاعدہ کے مطابق لیکر لکھا دیا ہے +

اجلی لفظ زیادہ مختصر اور سادہ ہے۔ اور اسکی نوعیت بالکل اُردو فارسی کے مانند ہے۔ مسیحی کا لفظ بھی حضرت سیح الملک بہادر کے قومی خطاب کا پہلا جز ہے جس میں یابی نسبت لگادی گئی ہے +

ان تینوں الفاظ میں سے کوئی لفظ اختیار کیا جائے تو مقصد اصلی بھی حاصل ہوتا ہے۔ اور دوسرے اظہار بھی اسے استعمال نہیں کر سکتے +

محمد عبد اسلام بنگوری

جسیت کے بعض مضامین بوجہ عدم گنجائش اگلے ایس میں درج ہونگے + مدیر

### اجزائے

(۳۰) کسی صاحب کو معلوم ہو تو تحریر کریں + نایب مدیر  
(۳۱) سفوف کرنے کی مشین کے متعلق "ہندوستانی وداخانہ دہلی" سے خط و کتابت کیجئے + نایب مدیر

(۳۲) اس مرض کا عمدہ اور مفید نسخہ گزشتہ صفحات میں درج ہو چکا ہے + نایب مدیر

(۳۳) انشاء اللہ ایس ماہ مارچ میں اس موضوع پر ایک مفصل مضمون درج کیا جائے گا + نایب مدیر



# اسئلہ

## ایک خاص سوال

(۳۴) ایک مریض عمر تقریباً ۳۰ سال برف اور دیگر سرد اشیاء استعمال کرنے کا بہت عادی تھا۔ یہاں تک کہ موسم سرما میں بھی علی الصبح دودھ کی لسی اکثر پی جاتی تھی۔ جسم نہایت تنومند اور مزاج گرم تھا۔

عرصہ ۸ ماہ کا ہوا اول گھٹنوں میں خفیف درد ہونے لگا جو آہستہ آہستہ ترقی کرنے لگا۔ اور سردی کا موسم آجاتے پر ہر وقت درد رہنے لگا۔ اور گھٹنے سرد رہنے لگے۔ مریض اس کی طرف سے بے پردار ہوا۔ اور کچھ علاج نہ کیا۔ اس کے بعد پیشانی اور سر کے پچھلے حصے میں درد ہونے لگا۔ جو کہ نہایت تکلیف دہ تھا۔ بعض وقت سر میں دو چیزیں ٹکراتی ہوئی محسوس ہوتی تھیں۔ آدھ منٹ کا سکون ہونیکے بعد پھر ٹکڑ ٹکڑ محسوس ہوتی تھی۔ گدی میں ہر وقت ڈرتا تھا کچھ دنوں یہ حالت ہونے کے بعد نیند بے انت پیدا ہوئی کہ پیشاب کے بعد منی خارج ہونے لگی اور عضو مخصوص چھپلے اچھی حالت میں رہتا تھا۔ اب سکڑا ہوا اور شست رہنے لگا۔ مریض اس حالت سے پریشان ہو کر علاج کی طرف متوجہ ہوا۔ کچلہ اور دیگر مقوی اعصاب ادویہ کے مرکبات کھائے اگرچہ قدرے فائدہ محسوس ہوا سر اور گھٹنے کا درد دور ہو گیا۔ لیکن ضعف کی شکایت باقی ہے خیزش مکمل نہیں ہوتی۔ اور بدن درد کرتا رہتا ہے حکما اور ڈاکٹر صاحبان سے التماس ہے کہ مریض کے حالات پر غور و خوض فرما کر مریض کے لئے کوئی مکمل اور سوشل علاج تجویز فرمائیں۔

ایک خریدار

(۳۵) چند یوم سے مجھے موضع امر گڑھ ریاست پٹیالہ میں جانے کا اتفاق ہوا وہاں پر ایک جگہ سے بات چیت ہوئی اسٹالے گفتگو میں اصرار کرنے پر انہوں نے مجھے یہ دکھایا کہ ڈیڑھ گز لمبی ایک داتن (سراک) لیکر حلق میں اتاری اور پھیمپڑے کے ایک طرف کے



پنیدے میں نظر آئی یعنی ریه کی جڑ میں ہاتھ سے محسوس ہوتی تھی اسی طرح دوسری اُتن  
دوسری طرف کے ریه کے جڑ میں اُتار دی اور قیری داتن اور حلق کے اندر اُتاری جو کہ  
عظم عانہ پر ہاتھ سے محسوس ہوتی تھی میں حیران ہوں کہ اگر ایک قطرہ پانی بھی ریه کی نامی  
میں چلا جاوے تو کھانسی بیتاب کر دیتی ہے یہاں دو طرف دوداتن ہیں قیری کی نسبت  
جو عظم عانہ کے سامنے پہلو پر معلوم دیتی تھی کوئی راستہ معلوم نہیں دیتا۔ ان سب کی کیا وجہ ہے  
اسکو اسح کے علی شکوک میں دیکر جواب عنایت فرمائیں تو نہایت بہتر درجہ جو مناسب  
خیال کریں اس طرح جواب ضرور عنایت ہو۔ چشم دید واقعہ کو جھوٹ قرار نہیں دیا جاسکتا  
اور نہ ہی ماننے کے لیے کوئی دلیل کتب حکمت میں موجود ہے۔ لہذا سخت حیرانی ہے۔

رامانند شرما "حکیم حاذق"

(۳۶) مجھے سیاہ پتھر کی ایک کھول کی ضرورت ہے اگر کسی صاحب کو معلوم ہو تو اسکی

قیمت اور پتہ سے مطلع فرمائیں + خریدار ۲۸۴

(۳۷) جوت سنہلی کے پھول اور لعاب بابل کے فوائد کسی صاحب کو معلوم ہو

تو درج اسح فرمائیں + بشن داس چڈہ

(۳۸) اسح ماہ نومبر میں حکیم ڈاکٹر عبد الحمید صاحب لاہوری کی طرف سے ایک مقوی

نسخہ درج ہوا ہے جس میں کالے سانپ کا زہر پڑتا ہے۔ لیکن حکیم صاحب نے زہر کا طریق

حصول درج نہیں کیا۔ حکیم صاحب صوف سے گزارش ہے کہ وہ سانپ سے زہر

صلحہ کرنے کا طریقہ درج اسح فرمائیں + عبد الکریم شاہ خریدار اسح

(۳۹) ایک شخص عمر ۴۱ سال کا جسم فرہ ہو گیا ہے۔ جسکی وجہ سے عضو مخصوص برائے

نام رہ گیا ہے۔ قوت باہ بالکل نائل ہو چکی ہے۔ بکلی لگوا چکا ہے۔ اور مقوی باہ ادویہ پہنچا

کر چکا ہے۔ لیکن فائدہ نہیں ہوا۔ حکماء سے التماس ہے کہ وہ مریض کے لیے کوئی مفید

دوا تجویز فرمائیں + حامد حسن دہلوی



(۴۰) اگر کسی صاحب کو معلوم ہو تو رواڑی بوٹی کے ہر زبان کے مشہور نام اور اس کے افعال و خواص تحریر فرمائیں + خریدار ۳۵۵

(۴۱) ایک نسخہ میں بچہ ناک سفید اور میٹھا تیلیہ لکھے ہوئے ہیں۔ کیا یہ دونوں چیزیں علیحدہ علیحدہ ہیں؟ اور اسی نسخہ میں تخم کرنجہ یا حرملہ تو لکھا ہوا ہے۔ اس سے کیا مطلب ہے؟ درخت روا سن اور تخم جستر کا دوسرا نام کیا ہے؟ خریدار ۱۵۹

(۴۲) اگر کسی صاحب کو معلوم ہو تو حلوائے زردچوب کی ترکیب تحریر فرمائیں ایسی ترکیب ہو جس سے زردچوب کی تلخی نہ محسوس ہو نیز قمر ہندی کا مربہ بنانے کی ترکیب بھی تحریر کریں + خریدار ۵۵

(۴۳) مرض پنس کا علاج مطلوب ہے اس مرض میں ناک میں پھوڑا ہوتا ہے۔ جسکی وجہ آخر میں ناک میٹھ جاتی ہے ایک مریض پنس کا بہت علاج کیا گیا۔ لیکن آرام نہیں ہوا + خریدار ۱۵۳

(۴۴) درد ہوڑ کے لیے جو ہر شفا استعمال کرتا ہوں لیکن سب کو یکساں فائدہ نہیں ہوتا ایسا سہل الحصول اور مجرب نسخہ درکار ہے جو تقریباً ہر قسم کے درد ہوڑ کو فائدہ بخشنے + (ہوڑ سے کیا مراد ہے۔ ایح) شیخ الشہید پچلو

(۴۵) تخم سُر والہ یا سُر الو کیا چیز ہے؟ اور اس کے یقینی افعال و خواص کیا ہیں اور کیونکر استعمال کرایا جاتا ہے؟ ایک وایت جو مجھ تک ایک معتبر ذریعہ ایک صاحب کے ذاتی تجربے کے بعد پہنچی ہے یہ ہے کہ یہ حمل نہیں قائم ہونے دیتا۔ اور اگر بچہ کی پیدائش بند کرنا ہو تو عورت کو ایام کے چوتھے دن ایک تخم پڑائے گرنے کے ساتھ گلے کے دودھ کے ہمراہ کھلا دینا چاہیے۔ ایک سال تک حمل قرار نہیں ہوگا۔ اور عورت کی صحت کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچے گا۔ اگر دوسرے ماہ کے ایام کے بعد ہی ایک تخم کھلا دیا جائے تو دو سال تک حمل نہیں قرار پائیگا۔ اس طرح جتنے تخم کھلائے جائیں گے اتنے ہی سال تک اثر مطاوبہ حاصل ہوگا۔ ناظرین ایح سے التماس ہے کہ براہ کرم اس مسئلہ پر کافی روشنی ڈالیں + ایکس خریدار





ہندوستان کے ڈاکٹروں حکیموں اور دیدوں کو ایک مدت سے شکایت تھی کہ ان کو ہر قسم زہر آسانی سے عمدہ دوا ملی نہیں ملتے تھے۔ ہم نے بڑی محنت و انتظار کے بعد انکی اس کی تمام خواہشوں کو پورا کرنے کا انتظام کر لیا ہے۔ ذیل میں ہم ان ہروں وغیرہ کی فہرست درج کرتے ہیں۔ جو ہم سے ہر ایک ڈاکٹر حکیم و دید صاحبان اپنا نام و پتہ مکمل لکھ کر مندرجہ ذیل قیمتوں پر طلب کر سکتے ہیں۔ آرڈر دیتے وقت یہ ضرور تحریر کریں کہ یہ زہر کس مطلب کے لئے درکار ہے، اور اپنا نام و پتہ صاف طور پر لکھیں۔

| نمبر شمار | نام زہر           | قیمت    | نمبر شمار | نام زہر                   | قیمت       |
|-----------|-------------------|---------|-----------|---------------------------|------------|
| ۱         | سنگیا سفید بلوری  | ۲۰ تولہ | ۷         | میٹھا تیلیہ سیاہ          | ۶ چٹانک    |
| ۲         | سنگیا سفید معدویا | ۴۰ " "  | ۸         | کچلہ عمدہ و صاف           | ۳۰ " "     |
| ۳         | سنگیا لال         | ۴۰ " "  | ۹         | تخم دہتورہ سیاہ           | ۵۰ " "     |
| ۴         | سنگیا زرد         | ۴۰ " "  | ۱۰        | ہر تال رقی درجہ اول       | ۲۰ تولہ    |
| ۵         | سنگیا سیاہ        | ۸۰ " "  | ۱۱        | ہر تال رقی درجہ اول چھوٹا | ۶ تولہ     |
| ۶         | دار چکنا          | ۴۰ " "  | ۱۲        | ہر تال رقی کاچرا          | پانچ روپیہ |

ہمارا پتہ فقط اتنا ہی کافی ہے

وینڈن کمپنی - لاہور



کیمائی اصطلاحات وغیرہ کا کوئی نام اور کوئی لفظ ایسا باقی نہ ہے جو اس میں مذکور نہ ہو۔ اور جس کی ماہیت نامعلوم ہے۔ اس میں تقریباً پچھتر ہزار الفاظ لغت کی ترتیب پر روایت وار لکھے گئے ہیں قیمت ہے، مجلد ہے، ہر دو لغات یکجا مجلد ہے، علاوہ محصول ڈاک

(۸) دہلی کا مطب ریاض کبیر حصہ اول اس میں بی بی کا ایہ تازہ مطب اور دستور العلاج ص ۱۰۰ ہے جس کی تجسس اور تلاش ہر ایک

طیب کو تھی اس مطب میں سر سے پاؤں تک تمام امراض کے وہ اصول علاج اور تجربہ صدی نسخہ جات ظاہر کیے گئے ہیں جن میں سے اکثر تازہ سرستہ سمجھے جاتے تھے قیمت ۷۷۰ مجلد ۱۰

(۹) دہلی کے مرکبات ریاض کبیر حصہ دوم اس میں دس بے بہا اور تجربہ مرکبات ص ۱۰۰ جو دہلی کے لیے ہر طرح کا یہ مصد تازہ و افکار میں

ایسے اگر آپ کو دہلی کے صحیح مرکبات انکے اصلی اور تجربہ نسخہ جات اور انکی باقاعدہ سازی کی تلاش و جستجو ہے تو شاید آپ اپنے مقصد کو اس کتاب کے اندر ضرور پائیں گے قیمت ۷۷۰ مجلد ۱۰

(۱۰) دہلی کی دوا سازی ریاض کبیر حصہ سوم جس میں بی بی کے اصل کے مطابق یونانی و ترکی کے تمام ضروری دوایات اور مشکل اصطلاحات

اُردو زبان میں لکھے گئے ہیں۔ اس میں شربت حاجین، خیر جات، جواہر، عرق، لعوق، اطر، بفل، غرض ہر قسم کی مرکب ادویہ تیار کرنے کے طریقے بتائے گئے ہیں قیمت ۱۲۰ مجلد ۱۰

(۱۱) مجموعہ کتب شریف بقانون نسل اس کتاب میں صرف جریان ضعف، ہر عتسا، زوال وغیرہ کے صدی اور تجربہ نسخہ جات کھلے دل بیکام و کاست لکھے گئے ہیں۔ کہ معمولاً اُردو

وال بھی آپ کو اپنے مرض کی تشخیص سکنا ہو اور اپنے بے باق و صحیح اور سبب خارج نسخہ تجویز کر کے استعمال میں لائے ہو

(۱۲) ترجمہ کامل النامہ (تشریح عظام) ۱۰۰ رسالہ، رسالہ اسماعیل احمدی، ۱۲۰ رسالہ، رسالہ مقیاس الخزلت (تقریباً ستر کا طریقہ استعمال) ۱۰۰ رسالہ، رسالہ اساتذہ امراض و اوزان طبی ۲۰ رسالہ

(۱۳) تشریحی نقاد ویرجہ و رنگین۔ یہ یونانی طب کا شاندار اضافہ ہے۔ اسکے دو حصے ہیں حصہ اول عظام، ربطات، عضلات کی تصویریں، اور حصہ دوم میں شرائین، اور دہ، اعصاب، سر سے پاؤں تک تمام احشائی بہت سی رنگین تصویریں ہیں حصہ اول ۷۷۰ حصہ دوم ۷۷۰ رسالہ، نقاد ویرجہ و رنگین نقاد ویرجہ و رنگین (اس میں صرف احشائی تقریباً ستر تصویریں ہیں قیمت ۱۲۰ رسالہ، محصول

پتہ ناظم دارالکتب ایچ قریب باغ دہلی






# دارالسلطنۃ دہلی میں

خالص و عن بادام کا واحد کارخانہ

بہم حلیج و بستہ ہیں

کہ اس کارخانہ سے بہتر اور قابل اطمینان روغن بادام ہندوستان بہر میں دستیاب نہیں ہو سکتا کیونکہ  
اقل مہرچہ کے تازہ باداموں کا مغز نکال کر پوری نگرانی میں خاص سہتمام سے تیار کرایا جاتا ہے

یہ روغن

دہلی کے بڑے بڑے دواخانوں میں برائے روغن بادام کے نام سے مل سکتا ہے ہریشی پر  
مالک کارخانہ کے نام کی ہر اولیٰ پرنشانی  مارکہ ضرور ہوگی۔

دہلی کے تمام باشندے اور روساء شہر

اس بخوبی واقف ہیں کہ خالص روغن بادام نہایت عمدہ اور قابل اعتماد ہے اگر آپ کو  
خالص روغن بادام کی ضرورت ہے تو آپ اس کارخانہ سے منگو اور قائمہ انکھائیں تمہیں پیشی  
جس میں چار تولہ روغن ہے تیرہ آنے بمحصل اکٹ غیرہ بذمہ خریدار۔

نرخنامہ جس میں مختلف اوزان کی شیشیوں کی قیمتیں اور روغن بادام کے  
نوٹ { مختصر فوائد میں کارڈ آنے پر روانہ کیا جاتا ہے۔

پانچ ایکم اے مجید پر و پرنشانی کارخانہ روغن بادام بازار سیٹارام دہلی